ت س ۴۲۲
766

سوانح عمری

محبوبِ سبحانی - امامِ ربانی

شیخ احمد نقشبندی فاروقی سرہندیؒ

***

مصنّف

صوفی فضل کریم (بی اے) خلیفہ مجاز

اعلیٰ حضرت۔ زریں زربخت سلطان الاولیا

زبدۃ العارفین صوفی نواب الدین رحمۃ اللہ علیہ

دربار عالیہ موہری شریف ضلع گجرات

قیمت ۲ روپے ۵۰ پیسے

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِس کتاب میں امامِ ربّانی، محبوبِ سُبحانی حضرت مجدّد الف ثانی شیخ احمد فاروقی نقشبندی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کے مختصر حالاتِ زندگی درج ہیں۔ جس طرح حضرت مُوسےٰ نے فرعون کے ساتھ مقابلہ کیا تھا۔ اسی طرح حضرت مجدّد الف ثانی علیہ الرحمۃ نے جابر سلطان جہانگیر کے ساتھ مقابلہ کیا۔ اَور تائیدِ ایزدی سے کامیاب ہوئے۔ جہانگیر آپ کے حلقۂ غلامی میں شامل ہوا۔ اَور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں داخل ہوا۔ امامِ حسین علیہ السّلام نے اپنا سَر دے کر اسلام کو زندہ کیا۔ مگر امام مجدّد علیہ الرحمۃ نے اپنا سَر بلند رکھ کر اسلام کو سربلند کیا۔ بعد ازاں شاہجہان ور اورنگ زیب وہ دونوں بھی سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ میں منسلک ہو گئے۔ ور تمام ملک میں اسلام پھر غالب آیا۔ آپ کے حالاتِ زندگی کے مطالعہ سے یمان تازہ ہوتا ہے۔

مُسلمانوں کے لئے آپ کی زندگی کے واقعات شمعِ ہدایت ہیں۔ جسے پ کے مفصّل حالات اَور کمالات معلوم کرنے کا شوق ہو۔ وہ آپ کے مکتوبات شریف کا مطالعہ کرے۔

احقرالعباد صوفی فضل کریم نقشبندی مجدّدی

عزیز روڈ۔ مصری شاہ۔ لاہور

گلی ۱۹ مکان ۲/۱۰ م ۲/۱۰

Marfat.com

لا اک بار پھر وہی جام اے ساقی
ہاتھ آ جائے مجھے میرا مقام اے ساقی

تین سو سال سے ہیں ہند کے مے خانے بند
اب مناسب ہے کہ فیض عام ہو ساقی

اقبال

Marfat.com

حضرت مجدّد علیہ الرحمتہ اللہ کے ابتدائی حالات

سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو سب جہانوں کا خالق ۔ مالک اور رازق ہے ۔ اور صلوٰۃ و سلام ہو، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جن کو اللہ تعالےٰ نے تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ۔ اور صلوٰۃ و سلام ہو آپ کی آل اور اصحاب پر ۔ اما بعد غوث المحققین ۔ اور قطب العارفین ۔ ولایت محمدی کی روشن دلیل اور شریعت نبوی کی حجت ، مسلمانوں کے پیشوا ہمارے امام صاحب کا اسم گرامی احمد ، لقب بدرالدین ، کنیت ابوالبرکات منصب خزینۃ الرحمۃ قیوم زمان مجدد الف ثانی اور عرف امام ربانی محبوب صمدانی ۔ مذہب آپ کا حنفی ہے طریقہ آپ کا مجددّیہ ۔ جامع کمالات جمیع طرق قادریہ ۔ سہروردیہ ۔ کبرویہ ۔ قلندریہ ۔ مداریہ ۔ نقشبندیہ ۔ چشتیہ ۔ نظامیہ و صابریہ ہے ۔

آپ کا نسب

نسب تحریر کیا ہو اس شہ گردوں مقامی کا
شرف خورشید پا سکتا نہیں جس کی غلامی کا
شہنشاہوں کے دل ہیبت سے جس کے ہو گئے پانی
وہی فاروق اعظمؓ نام ہے جدِّ گرامی کا

آپ کا نسب عالی ۲۷ واسطوں سے حضرت فاروق امیرالمومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے ۔

Marfat.com

تعمیر قلعہ و بناء شہر سرہند

صحیح لفظ یہ سہرند مرکب (سہر شیر اور رند جنگل) سے تھا۔ کثرت استعمال سے سرہند ہوگیا یہ نام رکھنے کی وجہ تواریخ میں اس طرح لکھی ہے کہ کبھی اس مقام پر ایک وحشت ناک جنگل شیروں کا موطن تھا۔ ایک روز فیروز شاہ خلجی کے عہد میں اس جنگل میں سے عمال شاہی خزانہ کو لاہور سے دہلی لے جارہے تھے ان میں سے ایک شخص عارف وصاحب دل تھا۔ اس نے وہاں چشم باطن سے ایک نور تحت الثریٰ سے فوق العرش تک محیط ملاحظہ کیا اور خیال کیا کہ کیا عجب ہے یہاں سے کوئی بزرگ جلیل قدر ظاہر ہوں پس جب یہ صاحب دہلی پہنچے تو بادشاہ کے پیر مخدوم جہانیاں سے جو وہاں آئے ہوئے تھے اس کا تذکرہ کیا۔ ان پر ان کا بہت بڑا اثر ہوا۔ انہوں نے بادشاہ سے کہا کہ ہمارے سلسلہ میں سینہ بسینہ یہ وصیت چلی آتی ہے کہ ہندوستان میں زمانہ رسالت سے ایک ہزار سال بعد ایک بزرگ وحید امت پیدا ہوگا جو امام وقت مجدد اسلام اور فیضان ولایت و نبوت سے مالامال ہوگا اور اولیاء سابقین کی سب نعمتیں اس کو حاصل ہوں گی۔ اس کے ظہور کا مقام آج فلاں جنگل میں معلوم ہوا ہے وہاں کچھ آبادی بھی ہوجائے تو بہتر ہے۔ بادشاہ نے اپنے وزیر خواجہ فتح اللہ کو بطور خاص اس کام کی سربراہی کی خدمت سپرد فرمائی۔ وہ فی الفور کئی ہزار آدمی ہمراہ لے کر اس جنگل میں تشریف لے گئے اور ایک مرتفع مقام پسند کر کے قلعہ کی بنیاد رکھی۔ اور تعمیر میں مصروف ہوئے مگر جس قدر تعمیر کا حصہ دن کو تیار ہوتا تھا، رات کو سب گر جاتا تھا۔ ہر چند اس

Marfat.com

کا تجسس کیا گیا سبب دریافت نہ ہوا۔ بادشاہ کو اطلاع دی۔ بادشاہ نے مخدوم صاحب کی خدمت میں عرض کرایا۔ آپ نے اپنے خلیفہ امام نماز رفیع الدین کو جو وزیر موصوف کے برادر خورد تھے۔ اس کام کی سربراہی کے لئے مامور فرمایا۔ اور وہاں کی قطبیت اور ولایت دے کر روانہ فرمایا انہوں نے برسر موقع پہنچکر اپنے نور باطن سے اس کا سبب دریافت کیا تو یہ معلوم ہوا کہ شاہی پیادوں نے شاہ شرف بو علی قلندر کو بیگار میں پکڑ کر کام میں لگا رکھا ہے۔ وہ رات کو اثر ڈال کر کل عمارت گرا دیتے ہیں۔ آپ نے قلندر صاحب سے بہت معذرت کی اور ان کا اعزاز کیا تو قلندر صاحب نے فرمایا۔ کہ آپ کے بلوانے کے لئے ایسا کرنا تھا۔ اب اللہ نے آپ کو ایک وحید امت کی ولادت کے لئے یہاں بھیجا ہے جو تمام روئے زمین سے کفر و شرکت کی ظلمت کو دور کرے گا۔ پھر ان دونوں صاحبوں نے مل کر سنہ ۷۶۰ھ میں بسم اللہ کہہ کر قلعہ کی بنیاد رکھ دی جو چند مدت میں تیار ہو گیا شہر آباد اور پر رونق ہوا ے

سرہند مگو کہ رشک چین است

خلد بست بریں کہ بر زمین ست

سرہند شریف میں شاہجہان بادشاہ نے جو حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ اور آپ کی اولاد کا مرید اور نہایت معتقد تھا۔ سنہ ۱۰۴۲ھ میں ایک عالیشان محل اور باغ تعمیر کرایا۔ سنہ ۱۱۰۰ھ تک شہر کی آبادی اور ترقی رہی۔ بعدہٗ جب سلطان اورنگ زیب تسخیر ممالک دکن میں مصروف ہو گیا یہاں سکھوں نے موقع پا کر شہر کو لوٹ مار کر کے اجاڑ دیا۔ شہر سرہند کلیۃً خراب

Marfat.com

تاریخ ویرانی ہے۔ اب کچھ کچھ آبادی ہے۔ ہر سال ۲۶ صفر سے ۲۸ صفر تک حضرت امام ربانی قدس سرہٗ العزیز کا عرس ہوتا ہے۔ ہزارہا برگزیدہ بزرگ جمع ہو کر فیض حاصل کرتے ہیں اس عرس میں شرع شریف کی پابندی ملحوظ رکھی جاتی ہے۔ صبح شام صرف کلام اللہ شریف کا ختم ہوتا ہے بعض صاحب نعتیہ عمدہ عمدہ قصیدے بھی پڑھتے ہیں یہ شہر دہلی کے شمال ومغرب میں ۳۷ فرسنگ اور لاہور سے بجانب مشرق ۳۳ فرسنگ اور کابل سے ۱۲۵ فرسنگ واقع ہے۔

جمع الجوامع میں امام سیوطی نے نقل کیا ہے کہ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَکُوْنُ رَجُلٌ فِیْ اُمَّتِیْ یُقَالُ لَہٗ صِلَۃٌ یَدْخُلُ جَنَّۃَ بِشَفَاعَتِہٖ کَذَا وَکَذَا (ترجمہ) ارشاد فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میری امت میں ایک شخص صلہ ہوگا (یعنی مخلوق کو خالق سے ملانے والا شریعت کو طریقت کے ساتھ جمع کرنے والا) جس کی شفاعت سے اتنے اتنے یعنی بے شمار آدمی جنت میں داخل ہوں گے دونوں معنی کے لحاظ سے آپ کی ذات بابرکات صلہ اور مصداق حدیث ہے۔

آپ کی نسبت اولیا سابقین کی بشارتیں

حضرت غوث پاک کا ارشاد

جناب غوث اعظم نے خبر دی ان کی آمد کی
ظہور ہو جائے گا اک دن مجدد الف ثانی کا

چنانچہ روضہ قیومیہ میں دیگر کتب معتبرہ سے منقول ہے کہ ایک روز

Marfat.com

حضرت غوث پاک اعظم رضی اللہ عنہ کسی جنگل میں مراقبہ فرما رہے تھے یکایک ایک نور آسمان سے ظاہر ہوا، اس تمام عالم منور ہو گیا اور القا ہوا کہ آپ سے پانسو سال کے بعد جبکہ عالم میں شرک و بدعت پھیل جائے گی ایک بزرگ وحید امت پیدا ہوگا وہ دنیا سے شرکت والحاد کے نام کو نابود کر دیگا۔ دین محمدی کو نئے سرے سے تازگی بخشے گا اس کی صحبت کیمیائے سعادت ہو گی اس کے صاحبزادہ اور خلفاء بارگاہ احدیت کے صدر نشین ہونگے اس کے بعد آپ نے اپنے خرقہ کو خاص اپنے کمالات سے مملو کر کے اپنے صاحبزادہ سید تاج الدین عبدالرزاق رضی اللہ عنہ کے تفویض کیا۔ اور ارشاد فرمایا کہ جب ان بزرگ کو ظہور ہو یہ ان کے حوالہ کرنا اس وقت سے صاحبزادہ صاحب کی اولاد میں وہ خرقہ یکے بعد دیگرے اسی طرح سپرد ہوتا رہا حتٰی کہ ۱۰۳۱ھ میں حضرت پیران پیر آپ کے پوتے سید شاہ سکندر قادری نے آپ کے حوالہ کیا جس کا مفصل بیان انشاء اللہ آگے آئے گا۔

حضرت شیخ احمد جام کا ارشاد

مقامات شیخ الاسلام احمد جام قدس سرہ العزیز میں مذکور ہے کہ شیخ قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا "میرے بعد سترہ آدمی میرے ہم نام پیدا ہوں گے ان سب سے آخر کے صاحب جو مجھ سے چار سو سال بعد پیدا ہوں گے سب سے افضل ہوں گے۔

شیخ کے فرزند شیخ ظہور الدین قدس سرہ العزیز نے اپنی کتاب رموز الواثقین میں لکھا ہے کہ "اخیر عمر تک میرے باپ کے ہاتھ پر ۶ لاکھ آدمیوں بیعت کی تھی، میں نے ان سے عرض کیا کہ اکثر مشائخ کبار کے حالات

Marfat.com

کتابوں میں مرقوم ہیں مگر آپ کے حالات سب سے ممتاز ہیں۔ آپ نے فرمایا اب سے چار سو سال بعد ایک بزرگ میرا ہمنام پیدا ہو گا اس کے حالات مجھ سے کہیں افضل اور مثل اصحاب کبار ہوں گے۔

حضرت داؤد قیصری کا ارشاد

حضرت داؤد قیصریؒ شارح فصوص الحکم مقدمہ قیصری کی دوسری فصل میں لکھتے ہیں کہ ہر ایک اسم اور کوکب کا دورہ ہزار سال کا ہوتا ہے چنانچہ اولعزم نبیوں کی شریعت کا زمانہ بھی ہزار سال کا ہے اس امت میں بھی ہزار سال بعد ایک نائب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہو گا وہ دین کی اصلاح اور درستی کرے گا۔

حضرت خلیل اللہ بدخشی کا الہام

مقامات شیخ خلیل اللہ بدخشی میں مذکور ہے کہ شیخ نے ایک روز فرمایا۔ سبحان اللہ سلسلہ خواجگان نقشبندیہ میں ایک عزیز افضل ترین اولیاء امت ملک ہند میں پیدا ہونے والے ہیں ان سے شرف ملاقات نہ ہو سکنے کا مجھ کو افسوس ہو گا۔ انہوں نے ایک خط بطور عرضداشت آپ کے نام تحریر کیا اور اپنے خلیفہ خواجہ عبدالرحمٰن بدخشی کو دیا جو ۱۰۲۲ھ ہجری المقدس میں آپ کے حضور میں پیش کیا گیا اس میں آپ سے دعا کے لئے استدعا کی گئی تھی۔ آپ نے ملاحظہ فرما کر ان کے لئے دعا فرمائی اور کہا کہ شیخ خلیل اللہ کا مقام کبار اولیاء امت میں نظر آتا ہے۔

دیگر مشائخ کرام کا الہام

حضرت شیخ سلیم چشتی اور شیخ نظام نارنولی اور شیخ عبداللہ سہروردی اکابر اولیاء ہندوستان کی خدمات میں لوگ آ آ کر اکبر بادشاہ کی بددینی اور گمراہی کی شکایت کر کے ترقی اسلام کی دعا کے لئے خواستگار ہوا کرتے

Marfat.com

تھے یہ اولیاء وقت جب توجہ باطنی فرماتے تو الہام ہوتا کہ عنقریب ایک امام وقت مجدد اسلام کا ظہور ہوگا وہ سب بد دیانتی اور ضلالت کو دفع فرمائے گا اور قیامت تک اس کا نور باقی رہے گا۔

شیخ عبدالقدوس گنگوہی کا ارشاد

جناب مخدوم کی بیعت کے وقت شیخ نے ارشاد فرمایا تھا کہ آپ کی پیشانی میں ایک ولی برحق کا نور جلوہ گر ہے اس سے مشرق و مغرب روشن ہوں گے بدعت و ضلالت دور ہوگی، میں اگر اس وقت تک زندہ رہا تو اس کو وسیلۂ قرب الٰہی گردانوں گا۔

منجمین کی پیشینگوئی

روضۂ قیومیہ میں مفصل مندرج ہے کہ محرم ۹۷۱ھ میں نواب خان اعظم رکن سلطنت کے دربار میں نجومی جمع ہوئے، اور بالاتفاق سب نے یہ کہا کہ تین دن سے ایک ستارہ طلوع ہوا ہے جو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے اس وقت تک کبھی اور نہ نکلا تھا، اس کے بعد نتائج ظاہر ہوں گے کہ کوئی مرد خدا اسلام کو دوبارہ تازگی بخشے گا۔

ارکان سلطنت کی خوابیں

ارکان سلطنت اکبری شیخ سلطان اور خان اعظم اور مدار المہام سید صدر جہان نے چند خوابیں اس بارہ میں دیکھیں ان کی تعبیر کے لئے حضرت شیخ جلال کبیر الاولیاء کی خدمت میں عرض کرایا تو انہوں نے ارشاد فرمایا سرہند سے جو نور کا ظہور دیکھا ہے وہ کسی ولی برحق کی ولادت ہے اور بگلوں کا دور ہونا اور بچھوؤں کا مارا جانا کفر و بدعت کا دور ہونا ہے۔

حضرت مخدوم کا کشف

حضرت مخدوم عبدالاحد قدس سرہ العزیز آپ کے والد ماجد نے ایک روز مراقبہ میں دیکھا کہ عالم میں تاریکی پھیل گئی ہے

Marfat.com

خوک و بندر اور ریچھ لوگوں کو ہلاک کر رہے ہیں ایک نوران کے منہ سے نکلا جس سے جہان روشن ہو گیا اور برق خالف نے نکل کر سب درندوں کو جلا کر خاک سیاہ کر دیا پھر کیا دیکھتے ہیں کہ ایک تخت پر کوئی بزرگ مسند نشین ہیں اس کے چاروں طرف بہت نورانی آدمی اور ملائک مؤدب کھڑے ہیں ملحدوں زندیقوں ظالموں اور جابروں کو لا لا کر ان کے حضور میں پیش کر کے بکریوں کی طرح ذبح کر رہے ہیں منادی ندا دے رہا ہے قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا (ترجمہ) (حق آیا اور باطل بالکل پامال ہوا) آپ نے یہ واقعہ حضرت شاہ کمال کیتلی سے عرض کیا آپ نے توجہ الی اللہ کر کے فرمایا کہ آپ کے ایک فرزند گرامی جو افضل اولیاء امت ہو گا پیدا ہو گا اس کے نور سے شرک و بدعت کی تاریکی دور اور دین محمدی کو روشن اور فروغ حاصل ہو گا۔

اکبر بادشاہ پر ایک جعلی کتاب کا نزول اور مجدد اسلام کی ضرورت

اکبر بادشاہ کے عہد میں جس قدر کفر و الحاد کو فروغ اور شرع اسلام کو ضعف اور انحطاط ہو گیا تھا محتاج بیان نہیں دربار کا آداب سجدہ تھا اور بادشاہی کا مہر مسجع جل جلالہٗ تھا۔ وزیر ابوالفضل نے ایک کتاب بادشاہ کو لا کر دی۔ اور کہا کہ آسمان سے آپ کے واسطے فرشتہ لایا ہے تا کہ اس پر عمل کریں ؎

یہ قدرت ہے کہ بے بوالفضل مردک
فرشتے نے نہ پائی راہ شہ تک
کتاب اتری تو ایسی لغو و مہمل!
کہ ہر یک قطرہ بے معنی و معضل

Marfat.com

چنانچہ اس کتاب میں ایک آیت یہ بھی تھی یَا اَیُّھَا الْبَشَرُ لَاتَذْبَحِ الْبَقَرَ وَاِنْ تَذْبَحَ الْبَقَرَ فَمَاوٰکَ السَّعَرُ (ترجمہ) اے بشر تو گائے کو مت ذبح کر اور جو تو کریگا، تو ٹھکانا تیرا جہنم میں ہوگا۔

شخصی طاقتیں بادشاہی مقابلہ سے عاجز تھیں امداد غیبی کا ہر کس و ناکس کو انتظار تھا اور امام وقت مجدد اسلام کے ظہور کے لئے سب چشم براہ تھے۔

اس آفتاب جلال انوار ذوالجلال ماحئے بدعت نے بوقت مسعود شب جمعہ کو بتاریخ ۱۴، شوال ۹۷۱ھ برج حمل سے مطلع شہر سرہند میں طلوع پایا اور اپنے انوار جہاں آرا سے عالم و عالمیان کو منور کیا ہر گل و غنچہ پر نور تھا، اور ہر شگوفہ و بوٹا رشک طور تھا۔

اثنائے ولادت کے واقعات

آپ کی ولادت باسعادت کے وقت آٹھ واقعے پیش آئے جسکی تفصیل روضہ قیومیہ میں یہ مندرج ہے :۔

۱۔ کل اولیاء امت نے جمع ہو کر آپ کی والدہ ماجدہ کو مبارک دی ۔ اور آپ کے مدارج عالیہ بیان کئے۔

۲۔ آپ کے والد ماجد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء علیہم السلام کو دیکھا کہ تشریف لاکر آپ کے کانوں میں آذان و تکبیر کہی اور آپ کے مدارج بیان فرمائے۔

۳۔ آپ کے والد ماجد نے انبیاء مرسلین اور اولیاء کاملین اور ملائک مقربین

Marfat.com

کو مع ستر ہزار علم سبز دیکھا اور آپ کے فضائل بیان کرتے ہوئے سنا۔

۴۔ شیخ عبدالعزیز خلیفہ حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی مقدس سرہ العزیز آپ کی ولادت کے وقت سرہند شریف میں موجود تھے آپ نے دیکھا کہ ملائک کا ہجوم ہے اور سب آپ کے فضائل بیان کر رہے ہیں

۵۔ شیخ ابوالحسن چشتی قدس سرہ آپ کی ولادت کے وقت سرہند شریف میں موجود تھے آپ نے دیکھا کہ تمام انبیار اور اولیار جمع ہیں ایک بزرگ نے ممبر پر چڑھ کر بیان کیا کہ حسین قدر کمالات اس وقت تک علیحدہ علیحدہ اور اولیار کو دیئے گئے تھے۔ آپ کو اس کا مجموعہ عطا کیا گیا۔

۶۔ آپ کی ولادت سے ایک ہفتہ تک مزار و مزامیر سب باجے بے کار رہے۔ بہت سے قوالوں مطربوں ارباب نشاط نے حیرت زدہ ہو کر توبہ کی۔

۷۔ صوفیانِ ارباب سماع و سرود کو آپ کی ولادت سے ایک ہفتہ تک کیفیت مسدود رہی کشف سے آپ کے فضائل اور مقامات عالی منکشف ہوئے۔ اسی بنار آپ کے ظہور کے بعد اس وقت تک کے باقی ماندہ اولیا نے آپ کی طرف رجوع کیا۔

۸۔ آپ کی ولادت کے دن اکبر بادشاہ کا تخت اوندھا ہو گیا۔ ہر چند سیدھا کیا گیا مگر سیدھا نہ ہوا۔ بادشاہ نے ایک دہشت ناک خواب دیکھی، ہیبت زدہ ہو کر معبروں سے بیان کی۔ انہوں نے تعبیر دی کہ کسی بزرگ کے ظہور سے آپ کے آئین میں تزلزل واقع ہو گا چنانچہ ویسا ہی ہوا۔

آپ اور حضرت شاہ کمال کیتھلی قادری ...

Marfat.com

گئے آپ کے والد ماجد حضرت سید شاہ کمال کیتھلی کو آپ کے اوپر دعا دم کرانے کی غرض سے بلا کر لائے انہوں نے آپ کو ملاحظہ فرمایا اور جوش میں ذکر فرمایا اللہ تعالےٰ اس کی عمر دراز کرے یہ عارف باعمل عارف، کامل ہے اور بہت سے بزرگ آپ اور مجھ جیسے اس کے دامن عافیت میں مستفید ہوں گے تاقیامت اس کا نور روشن رہے گا۔ اکثر اولیا ر امت اس کی حلاوت یا سعادت کی خبر دے گئے ہیں باخبر بزرگ اس کے ظہور کے منتظر اور چشم براہ تھے بعدۂ شاہ صاحب نے اپنی زبان مبارک آپ کے دہن مبارک میں دے دی محبت سے۔ آپ نے بہت زور سے اس کو چُوسا۔ شاہ صاحب نے فرمایا اور طریقۂ قادریہ کی تو تمام نعمت اس کو پہنچ گئی۔

آپ کا اپنے والد ماجد سے خلافت پانا

اولاً آپ اپنے والد ماجد حضرت مخدوم عبدالاحد قدس سرہٗ العزیز کے مرید ہوئے آپ نے ان کی صحبت کیمیا خاصیت کو لازم پکڑا۔ ریاضت اور عبادت میں مشغول ہوئے اور انہوں نے ۱۵ سلاسل میں آپ کو خلافت عطا فرمائی۔

آپ کے والد ماجد کا طریقہ نقشبندیہ کی توصیف کرنا

حضرت مخدوم قدس سرہٗ نے طریقۂ نقشبندیہ کے جو فضائل اپنے بزرگوں سے سُنے اور کتب میں دیکھے تھے کہ اس بادیہ کی شاہ راہ اور اس دائرہ کا مرکز طائفہ علیہ نقشبندیہ کے نا تھ آیا ہے۔ یہ ملک اس طریقہ کے بزرگوں سے خالی ہے۔ اور افسوس ہے کہ ہم کو اس سلسلہ علیہ سے استفادہ کا موقع نہ مل سکا۔

افضلیت طریقہ نقشبندیہ

طریقت کے اصول میں یہ بات داخل ہے کہ مرید اپنے پیر کو سب سے افضل سمجھے ورنہ فیض سے محروم رہتا ہے اس

Marfat.com

سلسلہ کے پیر اعلیٰ سیدنا ابوبکر صدیق ہیں جن کی شان یہ ہے کہ افضل البشر بعد الانبیاء بالتحقیق۔ پس آپ کی نسبت ایسا اعتقاد رکھنے سے شریعت اور طریقت دونوں کی تکمیل ہوتی ہے علاوہ ازیں اس طریقہ کے تمام اصول وفروع میں اتباع سنت و اجتناب بدرجۂ کامل ہے یعنی اصحاب کبار کا سا لباس ہے انہیں کی سعی معشرت ویسے ہی اذکار و اشغال وہی محاسبہ نفس اور ہر دم کی حضوری وہی آداب شیخ ویسی ہی کم ریاضتی اور فیضان کثیر اور کمالات ولایت کے علاوہ کمالات نبوت کی بھی تعلیم۔ نہ اس میں چلہ کشی ہے نہ ذکر بالجہر نہ سماع بالمزامیر نہ قبور پر روشنی نہ غلاف و چادر اندازی نہ ہجوم عورات نہ سجدہ تعظیمی۔ نہ سر کا جھکانا۔ نہ بوسہ دینا۔ نہ توحید وجودی و دعویٰ انا الحق وہمہ اوست۔ نہ مریدوں کو پیروں کی قدم بوسی کی اجازت۔ نہ مریدوں عورتوں کی ان کے پیروں سے بے پردگی۔

طریقہ نقشبندیہ میں آپ کی بیعت اور قلب کا جاری ہونا

ابھی دو روز بھی نہ گزرے تھے کہ آثار حضرت و کشش حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ کی نمودار ہوئی اور آپ پر شوق انابت واخذ طریقہ خواجگان علیہ الرحمۃ نے غلبہ کیا۔ یہاں تک کہ آپ نے حضرت خواجہ علیہ الرحمۃ سے بیعت کے لئے درخواست کی بمجرد عرض کرنے کے بلا استخارہ (خلاف عادت) حضرت خواجہ علیہ الرحمۃ نے آپ کو خلوت میں طلب فرما کر مرید کیا۔ ذکر قلبی تعلیم فرمایا۔ فوراً آپ کا دل ذاکر ہو گیا۔ اور آرام وحلاوت ذکر قلبی والتذاذ تمام حاصل ہوا "یوم فیوم" ترقیات عالیہ وعروجات متعالیہ ظاہر ہوتے رہے۔

حضرت خواجہ کا خاص واقعات آپ سے ظاہر فرمانا

بعد چند روز کے جب

Marfat.com

حضرت خواجہؒ نے آپ کے اندر آثار رشدہ و ارشاد و استعداد کامل معائنہ کے لئے خلوت میں آپ سے وہ حالات اور واقعات بیان فرمائے۔ جو آپ پر کئی سال پیشتر گزرے تھے۔

۱۔ مرشدی حضرت خواجہ محمد آدم امکنگی قدس سرہٗ العزیز نے جب احقر سے ارشاد فرمایا کہ ہندوستان جاؤ وہاں تم سے اس سلسلہ شریفہ کا رواج ہوگا۔ میں نے چونکہ اپنے آپ کو اس کے لائق نہ پایا۔ تواضع کرنے لگا۔ آپ نے مجھے استخارہ کرنے کے لئے ارشاد فرمایا۔ حسب ارشاد استخارہ کیا تو ایک طوطی کو ایک شاخ پر بیٹھے ہوئے دیکھا۔ میں نے اپنے دل میں یہ خیال کیا کہ اگر یہ طوطی میرے ہاتھ پر آ بیٹھے تو مجھے اس سفر میں کشائش حاصل ہوگی۔ بمجرد اس خیال کے وہ طوطی میرے ہاتھ پر آ بیٹھی اور میں نے اپنا لعاب دہن اس کے منہ میں ڈالا۔ اس نے میرے منہ میں شکر ڈالی۔ صبح کو میں نے یہ واقعہ حضرت کی خدمت میں بیان کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ طوطی ہندوستان کا پرندہ ہے۔ پس تمہارے دامن تربیت سے ایک ایسا شخص نکلے گا۔ کہ عالم اس کے نور سے منور ہوگا اور اس سے تمہیں فائدہ پہنچے گا۔ میں اس واقعہ کو آپ کے حال پر منطبق پاتا ہوں۔

۲۔ جب ہم تمہارے شہر سرہند پہنچے تھے۔ تو خواب میں دیکھا تھا، کہ میں ایک قطب کے جوار میں اترا ہوں مجھے اس کا حلیہ بھی بتایا گیا میں صبح کو شہر کے گوشہ نشینوں اور درویشوں کی تلاش میں نکلا۔ اور جن جن درویشوں کو دیکھا، نہ وہ آثار پائے اور نہ کسی میں علامت قطبیت ظاہر ہوئیں۔ میں نے کہا شاید اس شہر کا کوئی اور شخص اس امر کی قابلیت رکھتا ہو۔ جو آئندہ ظاہر ہو۔ جب سے میں نے تم

Marfat.com

کو دیکھا حلیہ اس کے موافق پایا۔ اور اس کی قابلیت بھی میں نے تمہارے اندر معائنہ کی۔

۳۔ میں نے دیکھا کہ ایک بہت بڑا چراغ میں نے روشن کیا اور اس کی روشنی ساعت بساعت بڑھتی گئی اور لوگوں نے اس سے اور بہت سے چراغ روشن کئے جب میں نے سرہند کے قرب و جوار میں پہنچا تو دشت و بیابان میں بہت سی مشعلیں روشن دیکھیں۔ اس واقعہ کو بھی میں تمہارے حالات سے متعلق سمجھتا ہوں۔ بالجملہ ان دو تین ماہ کے اندر جو کچھ آپ کو یمن و تربیت خواجہ خواجگان خواجہ بزرگ حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل ہوا۔ اس کی تحریر و تقریر زیادہ ہو تو قلم قاصر ہے۔

حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کے خرقہ کی حوالگی اور شاہ سکندر قادری سے آپ کو خلافت

سابق میں مذکور ہوا ہے کہ قطب الوجود حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے اپنا خرقہ مبارک اپنے جانشین صاحبزادہ حضرت سید تاج الدین عبدالرزاق قدس سرہٗ العزیز کو آپ کے حوالہ کرنے کے لئے تفویض فرمایا تھا اور آپ کے جانشینوں میں یکے بعد دیگرے امانتہً چلا آتا تھا۔ وہ اسی سال آپ کے حوالہ کیا گیا۔ اسکی تفصیل یہ ہے کہ حضرت شاہ سکندر قادری قدس سرہٗ العزیز سے ان کے دادا حضرت شاہ کمال کیتھلی نے خواب میں ظاہر ہو کر فرمایا۔ کہ اس خرقہ مبارک کے وارث جن کے لئے حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ نے وصیت فرمائی تھی، شیخ احمد سرہندی ظاہر ہو گئے ہیں ان کے حوالہ کر دو۔ انھوں نے خرقہ شریف کے تفویض کرنے میں یہ خیال کر کے تامل کیا کہ گھر کی نعمت گھر میں ہی رہے تو بہتر ہے، پھر دوبارہ آپ نے ظاہر ہو کر تاکید

فرمائی۔ پھر بھی انہوں نے ٹالا، تیسری مرتبہ بحالت غضبانی ظاہر ہو کر متنبہ فرمایا کہ اگر تم اپنی خیریت اور نسبت کی سلامتی چاہتے ہو تو خرقہ مبارک اس کے وارث کے حوالہ کر دو، ورنہ تمہاری نسبت و کرامت سب سلب کر لی جائے گی۔ شاہ سکندر حیرت زدہ ہو کر خرقہ شریف لے کر آپ کی خدمت میں تشریف لائے۔ آپ بعد نماز صبح حسب عادت حلقۂ ذکر و توجہ میں مشغول مراقبہ فرما رہے تھے، آپ جب فارغ ہوئے شاہ صاحب نے خاندان عالیہ قادریہ کی خلافت آپ کو عطا کی۔ اور خرقہ مبارک آپ کے لئے تفویض فرمایا۔ آپ نے زیب تن مبارک کیا۔ نسبت قادریہ نے آپ پر غلبہ اور استیلا کیا۔ نسبت نقشبندیہ مغلوب ہو گیا، بعدہٗ نسبت قادریہ کو غلبہ ہو گیا۔ ایسا ہی کئی مرتبہ ہوتا رہا۔

ارواح اولیاء کی آمد اور آپ کے لئے مسابقت

اس اثناء میں روح مبارک حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت امیر المومنین سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ مع بزرگان سلسلہ تشریف فرما ہوئے ان کے بعد روح پرفتوح حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند و حضرت امیر المومنین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہما مع بزرگان سلسلہ تشریف فرما ہوئے۔ دونوں حضرات میں باہم اشارات ہوئے، حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے بچپن ہی میں بواسطہ ہمارے پاتے، سید شاہ کمال قادری کے ان کی زبان چوس کر کامل فیض نسبت حاصل کیا ہے۔ لہٰذا ان پر ہمارے سلسلہ کی خدمت اور اشاعت کا بڑا حق ہے، حضرت خواجہ نقشبندؒ نے فرمایا کہ ہمارے طریق کا استحقاق اسی وجہ سے ان پر زیادہ ہے کہ بتوسط ہمارے خلیفہ خواجہ باقی باللہ کے حضرت

Marfat.com

خاتم الرسل صلعم کی امانت معہود انہوں نے پائی ہے، دونوں بزرگواروں کی ارواح طیبات میں یہی گفتگو ہو رہی تھی۔ کہ ارواح مقدسہ اکابر سلسلہ چشتیہ بھی تشریف فرما ہوئیں۔ انہوں نے بھی اپنا دعوے مع دلیل پیش فرمایا کہ آپ کے بزرگوں کی نسبت آبائی واجدادی ہمارے سلسلہ کی ہے اور آپ نے ہمارے ہی آغوش پرورش میں نشو و نما پایا ہے اور سب سے پہلے ہمارے ہی سلسلہ کی خلافت حاصل کی ہے لہذا ہمارے سلسلہ کا حق سب سے زیادہ ہے اس طرح ارواح عالیہ سہروردیہ کبرویہ طریق کے مشائخ عظام کی بھی تشریف فرما ہوئیں انہوں نے بھی اپنا دعویٰ مع دلیل پیش کیا۔ غرض کہ قاطبتہً جمیع سلاسل کے پیشیرو مشائخ کا اجتماع ہو گیا۔ اور امر مابہ النزاح میں رد و بدل شروع ہوا۔ ہر ایک سلسلہ کے بزرگ آنجناب کی نسبت اپنے سلسلہ کے لئے خواہش کر رہے تھے۔ کہ آپ انہیں کے سلسلہ کے شیخ قرار دیئے جائیں۔

سرہند شریف میں اولیاء اللہ کا ہجوم اور آنحضرت صلعم کا فیصلہ فرمانا

مولانا ہاشم کشمی اور صلابدالدین اپنی اپنی تواریخ میں رقمطراز ہیں، کہ اس وقت اولیاء امت کا سرہند میں ایسا ہجوم ہوا تھا کہ شہر اور نواح شہر کے دیہات و قصبات کے کوچہ و بازار ارواح اولیاء کرام سے پُر ہو گئے۔ ۱۱ شعبان ۱۰۱۱ھ کی صبح سے آخر وقت ظہر تک یہی معرکہ رہا۔ بالآخر معاملہ حضرت خاتم المرسلین صلعم کی جناب میں فیصلہ کے لئے پیش ہوا۔ اور خورشید رسالت نے ہر ایک بزرگ کو تسلی اور دلاسا دے کر فرمایا۔ کہ آپ سب بزرگوار اپنی اپنی کمالات نسبت تمام و کمال اس بزرگ کے حوالہ کر دیں کہ یہ سب سلسلوں میں داخل ہو جائیں اور

Marfat.com

تم سب کو علی التساوی اجر کا حصہ ملے گا۔ مگر چونکہ سلسلہ نقشبندیہ خیر البشر بعد الانبیاء یعنی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے اور اس میں اتباع سنت سنیہ و اجتناب بدعت نامرضیہ سب سے زیادہ ملحوظ ہے۔ لہذا یہ سلسلہ خاص خدمت تجدید سے زیادہ تر مناسبت رکھتا ہے۔ پس یہ سلسلہ اور سلسلہ قادریہ و سہروردیہ بپاس خاطر حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ ان سے زیادہ ترویج پائیں گے۔ اور دوسرے سلاسل کبرویہ و چشتیہ بھی ان سے مروّج ہونگے۔

سب طریقوں کی نسبت کا طریقہ مجدّدیہ میں شمول

پس جمیع مشائخ عظام نے اپنے اپنے کمالات اور نسبتیں آپ میں القا فرمائیں، آپ نے سب کو اپنے طریق میں امتزاجاً شامل کیا۔ اور ان کو اپنی نسبت خاصہ سے جو جناب باری تعالیٰ سے بوساطت رسالت پناہی صلعم آپ کو خصوصیت سے عطا ہوئے تھے مستند فرمایا۔ پس طریقہ مجددیہ تمام امت کے اولیا کے سلسلوں کو جامع ہے اور اس طریق کے سالکوں کو ہر ایک سلسلہ کے اولیاء کا فیض حاصل ہوتا ہے اور سب سلسلوں کے مشائخ کی عنایت اس کے شامل حال ہوتی تھی۔ چنانچہ حضرات قیوم اربعہ جملہ سلسلوں میں مرید فرماتے تھے مگر بعد آپ کے بلحاظ اتباع شرع شریف سوائے نقشبندیہ و قادریہ طریقوں کے اور طریق میں مرید کرنے کے ممانعت ہوگئی۔ کہ بعض طریق میں سماع بھی درست ہے اور اس طریقہ میں ممنوع ہے

رباب و نغمہ و جملہ مزامیر
بشد ممنوع از آیات تفسیر

حضرت مجدّد کے مخصوص کمالات

جو جو کمالات عالیہ اندراج مخصوصہ خدائے پاک نے آپ کو عطا فرمائے۔ زبان قلم اس کے بیان سے عاجز اور قلم تحریر سے قاصر ہے۔ بطور مشت نمونہ از خروارے کچھ مختصر خاصے درج ذیل کیے جاتے ہیں :۔

۱۔ آپ کا خمیر بقیہ طینت محمدیّہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا۔

۲۔ آپ مجدد الف ثانی یعنی دین کو نئے سرے سے تازگی بخشنے والے ہیں۔

۳۔ آپ قیوم اوّل یعنی آپ کی ذات بابرکات باعث قیام عالم و عالمیان ہے۔

۴۔ آپ کو خزینۃ الرحمۃ کے خطاب سے سرفرازی بخشی گئی۔

۵۔ آپ کو مرتبہ فردیت عطا ہوا۔

۶۔ آپ مجموعہ قطب مدار (باعث بقائے عالم جان) اور قطب ارشاد (باعث بقائے ایمان عالم) ہیں۔

۷۔ آپ کے ہی سلسلہ میں قیامت تک قطب مدار و ارشاد ہوا کریں گے۔

۸۔ حضرت امام مہدی آخر الزماں آپ کے ہی خلفاء سلسلہ سے ہوں گے۔

۹۔ آپ کو مقام محبوبیت ذاتیہ کا خرقہ عطا کیا گیا۔

۱۰۔ آپ مقام سابقین و اولین پر پہنچے جو اصحاب علین سے بھی آگے ہے۔

۱۱۔ آپ کو سباحت و ملاحت ممتزجہ عطا ہوئی۔

۱۲۔ آپ (صلہ) یعنی بندوں کو خدا سے ملانے والے ہیں۔

۱۳۔ آپ کو ضمنیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و اصالت کرامت عطا ہوئی۔ 53497

Marfat.com

۱۴۔ آپ نے بے واسطہ اللہ پاک سے کلام فرمایا۔

۱۵۔ آپ کو علم لدنی عطا کیا گیا۔

۱۶۔ آپ کو اسرار مقطوات قرانی عطا کئے گئے۔

۱۷۔ آپ کو علم سموات حضرت امیر المومنین علی مرتضےٰ کرم اللہ وجہہ نے تعلیم فرمایا۔

۱۸۔ آپ سے حضرت خضر و الیاس نے مل کر اس پر موت و حیات کی کیفیت ظاہر کی۔

۱۹۔ آپ پر علم الیقین حق الیقین جو اصحاب کبار کو عطا ہوا تھا ظاہر کیا گیا۔

(نوٹ) دوسرے اولیا جس کو حق الیقین فرماتے ہیں۔ وہ آپ کی تحقیق کی رو سے علم الیقین ہی کا جز وہے۔

۲۰۔ آپ پر مقامات تعین حبی و وجودی ظاہر کئے گئے

۲۱۔ آپ کو مثل اصحاب کبار مدارج اتباع آنحضرت صلعم سرفراز ہوئے۔

۲۲۔ آپ کی زیارت کے لئے کعبہ شریف آیا۔ اور آپ کی خانقاہ شریف کے کنویں سے آب زمزم بر آمد ہوا۔ بہت لوگوں کو حج کرا دیا۔ اور آب زمزم پلایا۔

۲۳۔ آپ کی خانقاہ شریف کی زمین کو بہشتی زمین کا درجہ عطا ہوا۔

(نوٹ) زمین مقدس آپ کی مسجد کے شمال کی جانب ہے۔ طول چالیس گز ہے۔ جو روضہ مبارک سے شروع ہو کر قبہ مبارک کے عقب شمال کی طرف چھ گز چلی گئی ہے اور عرض اس زمین کا ۴۰ گز ہے جو دولت سرا کی دیوار سے غرب کی جانب کوئیں تک واقع ہے۔

Marfat.com

۲۴- آپ کے طریقہ میں تمامی اولیاء کے فیضان ممتزج اور شامل ہیں۔ اس لئے آپ کا طریقہ افضل و اسہل ہے۔

۲۵- آپ کا طریقہ جامع شریعت و طریقت ہے اور اس میں مقامات ولایت کے علاوہ کمالات نبوت بھی شامل ہیں۔

۲۶- آپ کے سلسلہ کے کل مریدین (جو قیامت تک ہوں گے) آپ کو دکھلائے گئے۔

۲۷- آپ پر گذشتہ و آئندہ حالات منکشف ہوئے۔

یہ رباعی حضرت مجدد علیہ رحمۃ کے روضہ مبارک کے دروازہ پر لکھی ہے

تو سلطانی و قیوم زمانی!

تو ہی مشکلکشائے دو جہانے

ز آفات زماں دل تنگ و زارم

مدد کن یا مجدد الف ثانی

Marfat.com

اکبر بادشاہ

ان دنوں جلال الدین اکبر کی بادشاہت ہندوستان میں پورے عروج پر تھی۔ ملک پر مغلیہ خاندان کا یہ بادشاہ پورے جاہ وجلال سے حکمران تھا۔ تاریخ میں اکبر کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ اس نے اپنی حکومت میں غیر مسلموں کو ممتاز عہدوں پر فائز کیا اور اس طرح ہر دلعزیز بننے کی کوشش کی، ہندو عورتوں کو اپنے حرم میں داخل کیا۔ اور ان کے لواحقین کو بڑی بڑی جاگیریں بخشیں۔ اس کی نظر میں علمائے اسلام کی وقعت غیر قوم کے عالموں کے مقابلے میں کم ہو گئی۔ وہ علمائے اسلام کی مخالفت کرنے لگا۔ اس نے تعلیماتِ اسلام میں ردّ و بدل کرنا چاہا اور دین الٰہی کے نام سے ایک نیا دین رائج کر دیا۔ اپنے وقار کو بڑھانے کے لئے سجدے کو لازم قرار دے دیا۔ رعایا سے زبردستی سجدہ کرانے لگا جو لوگ اس سے انکار کرتے وہ قتل کر دیئے جاتے۔ اس طرح سینکڑوں کی تعداد میں لوگ تہ تیغ ہونے لگے۔ ہندوؤں کو سجدہ کرنے میں کوئی عار نہ تھی اس لئے انہیں اکبر کے دربار میں عزت بخشی گئی۔ مسلمان جو صرف خدائے وحدہٗ لاشریک کو سجدہ کرتے ہیں۔ غیر اللہ کو سجدہ سے انکار پر شہید کئے جانے لگے۔ دنیا پرست لوگوں نے اپنے سیاسی اقتدار کو قائم رکھنے کے لئے اکبر کی ہاں میں ہاں ملائی اور اسلام میں مزید تحریفیں کرنا شروع کر دیں۔ ان کی طرف سے بظاہر یہ مشہور کیا گیا کہ وہ ہندو مسلم اختلافات کو دور کرنا چاہتے ہیں۔ چونکہ اکبر بے علم آدمی تھا اس لئے اس کے حامیوں کو یقیناً بلندیٔ مرتبہ کی قوی امید تھی

Marfat.com

بے راہ رو مسلمان اور ہندو عہدیدار اکبر کے دل و دماغ پر چھا گئے تھے۔ نتیجہ یہ ہُوا کہ اکبر کے ذہن میں اسلامی روایات کا نشان تک باقی نہ رہا۔ نوبت یہاں تک پہنچی کہ سرکردہ ہندو رؤسا نے اپنی بیٹیاں اکبر کے حرم سے وابستہ کر دیں۔ اب اکبر ہندوؤں کی رسومات کو بجا لانا ضروری سمجھنے لگا۔ اکبر کی ان حرکات کی وجہ سے مشرکین کا اقتدار بڑھ گیا۔ مساجد کو بڑی دیدہ دلیری سے مندروں میں تبدیل کیا جانے لگا۔ کاوشی کا دن ہندوؤں کے لئے برت کا دن ہوتا ہے۔ اس روز کے لئے اعلان کرا دیا گیا کہ کوئی مسلمان روٹی نہ پکائے رمضان شریف کے لئے ایسا کوئی اہتمام نہ کیا جاتا۔ درباری علماء شاہی حکام کے ہاتھوں بکے ہوئے تھے اس لئے وہ امور سلطنت میں دخل نہ دے سکتے تھے۔ ایسے نامراد اشخاص کو مرشد ولی اللہ اور قطب جیسے جلیل القدر خطابات سے نوازا جاتا۔ اور خود غرض ملاؤں نے شریعت کی پیروی کی اہمیت ختم کر دی۔

ایسے ہی تاریک دور میں بادشاہ اور اس کے مصاحبوں کو راہِ راست پر لانے کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت مجدد الفِ ثانی رحؒ کی ذاتِ گرامی کو مقرر کیا گیا تھا۔ حضرت رحؒ سرہند شریف سے اکبر آباد پہنچے اور اکبر کے مقربین کو بلوا کر ارشاد فرمایا۔ "بادشاہ اللہ اور اس کے رسولؐ کا باغی ہو گیا ہے۔ میری طرف سے اس سے کہہ دو کہ اس کی بادشاہی، اس کی طاقت، اس کی فوج، ہر چیز ایک دن ملیا میٹ ہو جائے گی۔ وہ توبہ کر کے خدا اور رسولؐ کا تابع ہو جائے ورنہ اللہ کے غضب کا انتظار کرے"۔ لوگوں نے بادشاہ کو حضرت مجدد الفِ ثانی رحؒ کا پیغام پہنچایا۔ خان خاناں اور خان اعظم اور مرتضٰے خاں آپ کے مرید اور اکبر بادشاہ کے

Marfat.com

مقرب خاص تھے۔ حضرت نے ان کی وساطت سے بھی بادشاہ کو راستہ پر لانے کی بے حد کوشش کی مگر اس کے رویّے میں کوئی تبدیلی نہ ہوئی وہ اپنے نئے مذہب کی کامیابی کے نشہ میں چور تھا۔ اس نے اپنے دین کی کامیابی کا سر دربار جشن منایا۔ بادشاہ کو بزرگوں اور جونشیوں نے آگاہ کر دیا تھا۔ کہ تمہارا زوال شروع ہونے والا ہے۔ بادشاہ نے اس سلسلے میں وحشت ناک خواب دیکھے تھے۔ بادشاہ ان باتوں سے اتنا متاثر ہوا کہ اس نے اپنے احکام میں یہ ترمیم کر دی کہ خواہ دین محمدیؐ اختیار کرو خواہ دین الٰہی۔ جبر و تشدّد نہ ہو گا۔ اس جشن کے دن اعلان کیا گیا کہ ہر شخص اپنی پسند کا مذہب اختیار کرے، ایک طرف دین الٰہی کے خیمے نصب تھے پر تکلّف کھانے قطار و قطار چُنے گئے، اور جواہرات سے مرصّع پارچات کا زرق برق فرش بچھایا گیا۔ دوسری طرف پرانے دھرانے کپڑے بچھائے گئے، اس سے مطلب یہ تھا کہ دین محمدیؐ بھی ان کپڑوں کی طرح پرانا ہو چکا ہے، اسی طرح وہاں کھانے بھی روکھے پھیکے رکھے گئے۔ اکبر اس کے وزرار، امرار اور دوسرے عہدے دار دربار شاہی میں داخل ہوئے اور حضرت مجدّدا اپنے مریدوں کے ہمراہ جن میں غریبوں ہی کی اکثریت تھی۔ دین محمدیؐ کی طرف گئے۔ حضرتؒ نے اپنے اِرد گرد ایک لکیر کھینچی اور ایک مٹھی بھر مٹی اٹھا کر اکبری خیمہ کی طرف پھینکی یکایک زبردست آندھی اُٹھی اور اکبری دربار میں ہڑبونگ مچ گئی۔ کسی کو کچھ سجھائی نہ دیتا تھا۔ ان میں کئی آپس میں ٹکرا ٹکرا کر ہلاک اور زخمی ہو گئے۔ بادشاہ کے سر پر بھی خیموں کی میخیں اور بانس لگے۔ جس سے اسے شدید زخم آئے، اور آخر کار وہ انہیں

Marfat.com

زخموں کی وجہ سے سات دن کے بعد چل بسا۔ حضرت رح کے حلقہ میں شامل سب لوگ محفوظ رہے، آپ کی اس کرامت سے کثیر التعداد لوگ آپ کے مرید ہو گئے جن میں اکبر کے وزیر بھی شامل تھے۔

قیومیّت اور مجدّدیت

حضرت مجدّد الف ثانی رح بیان فرماتے ہیں کہ جو شخص حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتا ہے، حضور ص اس کا اجر مجھے عنایت فرماتے ہیں۔ اور جو شخص نعت اور مدحیہ قصائد پڑھتا ہے اسے بھی میں اپنے ہی سے منسوب پاتا ہوں۔

ایک دفعہ حضرت رح کی تجدید اور قومیّت کے منکروں میں سے ایک نے درخواست کی کہ اگر حضرت شیخ عبد القادر جیلانی زندہ ہو کر آئیں۔ اور آپ کی تجدید الف اور قومیّت کا اقرار کریں تو ہم ایمان لے آئیں گے۔ حضرت مجدّد الف ثانی رح نے قطب ستارہ کی طرف اشارہ فرمایا، ستارہ پھٹ گیا اور اس کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رح تشریف آور ہوئے۔ حضرت شیخ رح نے بلند آواز سے فرمایا کہ جو بھی حضرت مجدّد الف ثانی رض فرماتے ہیں اسے قبول کرنا چاہیئے کیونکہ دین و دنیا کی بہتری اسی میں ہے۔ یہ اولیائے اُمت میں سے افضل ہیں جو ان کا منکر ہو گا وہ بے دین ہو گا، اس اعلان کے بعد حضرت شیخ رح دوبارہ ستارے کی طرف بڑھے اور غائب ہو گئے۔

حضرت مجدّد الف ثانی کو اس بات کی خوشخبری دی گئی کہ آپ کا نام

Marfat.com

سلسلہ قیامت تک جتنا بھی ہوگا، سب کا سب بخشا جائے گا۔ آپ نے خود اس بات کا اظہار فرمایا اور یہ بھی فرمایا گیا "ہم نے تمہیں اور قیامت تک ہر اُس شخص کو جس نے تمہیں بالواسطہ بلاواسطہ وسیلا بنایا بخش دیا ہے اور پھر یہ بھی حکم ہوا کہ خلقت پر اس بات کا اظہار کر دو۔"

حضرت مجدّد الف ثانیؒ کے زمانے میں اسلام کو بے حد تقویت اور فروغ حاصل ہوا۔ حضرت مجدّدؒ کے خلفاء دور دور تک پہنچ گئے۔ افغانستان، ترکستان عرب، یمن، شام، روم، توران، بدخشاں اور خراسان میں حضرت مجدّدؒ کی رُشد و ہدایت کا شہرہ پھیل گیا اور حضرت مجدّدؒ کی تجدید اور قومیت کی خوشبو سے تمام جہان معطّر ہو گیا۔ اطراف واکناف سے چھوٹے بڑے، امیر، غریب، عالم اور جاہل حضرت مجدّد اعظمؒ کی خدمت میں حاضر ہونے لگے۔ لاکھوں کی تعداد میں گمراہ انسان ہدایت یافتہ ہو گئے۔

رُخ توحید کے زیور مجدّد الف ثانیؒ ہیں
نوید ظلّ پیغمبر مجدّد الف ثانیؒ ہیں

جمالِ ذات صدیقی جلال ذات فاروقیؓ
کف عثمانؓ ید حیدرؓ مجدّد الف ثانیؒ ہیں

شہنشاہ طریقت، حجۃ اللہ ہادیٔ دوراں
امام و پیشوا، رہبر مجدّد الف ثانیؒ ہیں

دلیل جادۂ حق و صداقت، شمعِ عرفانی
سپہر دین کے نیّر مجدّد الف ثانیؒ ہیں

امیر حلقۂ احرار، شان و جان محبوبی
صف اخیار کے افسر مجدّد الف ثانیؒ ہیں

اکھیڑا بیخ و بن سے اکبری فتنہ زمانے سے
مٹائے جس نے کفر و شر مجدّد الف ثانیؒ ہیں

فقط اس بات پر میں سرخوش و نازاں ہوں اے ناظم
کہ میرے آقا و سرور مجدّد الف ثانی ہیں

Marfat.com

امام رفیع الدین سرہند میں آباد ہو گئے اور ان کی چھٹی نسل میں شیخ عبدالاحد کے گھر میں ایک بچہ پیدا ہوا۔جس دن یہ بچہ پیدا ہوا، اسی رات مغل فرماں روا اکبر اعظم نے ایک وحشت ناک خواب دیکھا۔ اس نے خواب میں دیکھا کہ شمال سے ایک تیز و تند آندھی اٹھی اور اس نے دیکھتے ہی دیکھتے اکبر اعظم کو تخت سمیت اپنی گرفت میں لے لیا۔ بادشاہ نے بڑے ہاتھ پیر مارے لیکن بس نہ چلا۔ تند و تیز آندھی نے بادشاہ کو تخت سمیت زمین پر پٹخ دیا۔

اکبر نے بیدار ہوتے ہی معبروں (خواب کی تعبیر بتانے والوں) کو طلب کیا اور خواب بیان کر کے تعبیر دریافت کی۔ کسی معبر نے ڈرتے ڈرتے تعبیر بیان کی۔ "آج کسی ایسے بچے کی ولادت ظہور میں آئی ہے جو بڑا ہو کر آپ کے آئینِ سلطنت کو متزلزل کر دے گا۔"

تعبیر تشویش ناک تھی لیکن یہ کام بھی بہت دشوار تھا کہ پورے ہندوستان کے ان بچوں کا پتہ چلایا جاتا جو اس رات (۱۴ شوال ۹۷۱ھ شب جمعہ) کو پیدا ہوئے تھے

شیخ احمد نے جس ماحول میں پرورش پائی تھی وہ زہد و ورع کا ماحول تھا لیکن اس سے ہٹ کر، دور دور تک اکبری عہد کی ساری خرابیاں موجود تھیں۔ اکبر کو علمائے وقت نے انسان کامل قرار دے دیا تھا۔ بادشاہ کو سجدہ کرنا فرض عین قرار پا گیا۔ چہرۂ شاہی کو کعبۂ مراد اور قبلۂ حاجات کہا جانے لگا۔ دینِ الٰہی وجود میں آ چکا تھا۔ عربی مہینے موقوف ہو چکے تھے۔ ان کی جگہ اکبری سالِ جلوس سے دین الٰہی کا نیا سن جاری ہوا تھا۔ زرتشتیوں کی طرح سال میں چودہ عیدیں منائی جانے لگی تھیں

Marfat.com

مسلمانوں کی عیدیں اپنی رونق کھو بیٹھیں لیکن جمعہ کی نماز اور خطبے کا انتظام یوں باقی رکھا گیا کہ خطبے میں بادشاہ کا نام پڑھا جاتا تھا۔ نئی تقویم میں سال کو سنِ الٰہی، اور مہینوں کو ماہِ الٰہی کا نام دیا گیا۔ سکّوں پر تاریخ "الف" ثبت کرائی گئی جس کا مطلب تھا اسلام کے ایک ہزار سال بیت جانے کی وجہ سے یہ مذہب ختم ہو چکا ہے اس کی جگہ دینِ الٰہی نے لے لی ہے۔ تاریخ اسلام از سرِ نو ترتیب دی جانے لگی اور اس کا نام تاریخ الٰہی رکھا گیا۔ اکبر نے مورخین کو حکم دیا کہ سن ہجری کی جگہ سنِ رحلت لکھا جائے۔ بادشاہ صبح سے شام تک چار مرتبہ آفتاب کی پرستش کرتا۔ آفتاب کے ایک ہزار ایک ہندی ناموں کا وظیفہ پڑھتا۔ یہ وظیفہ دوپہر کے وقت پڑھتا تھا وظیفہ پڑھنے کے دوران بادشاہ اپنے دونوں کانوں کو پکڑ لیتا اور اپنا سر اِدھر اُدھر ملا کر کان کی لَو پر مکّے لگاتا۔ یہ توبہ و استغفار کی ایک شکل تھی۔ گاؤکشی ممنوع قرار پائی۔ سؤر اور کتّے حلال قرار دیئے گئے۔ کتّوں اور سؤروں کو شاہی محل کے نیچے اس غرض سے رکھا جاتا کہ بادشاہ علی الصّباح ان کے دیدار کو عبادت تصوّر کرتا تھا۔ سؤر کی نسبت ہندوؤں نے بادشاہ کو یہ باور کرا رکھا تھا کہ سؤر ان دس مظاہرین میں سے ہے جن میں بھگوان نے حلول کیا ہے۔ کتّوں کی نسبت بعض مسلمان عارفوں نے یہ باور کرا دیا تھا کہ اس میں دس ایسی صفات پائی جاتی ہیں کہ اگر ان میں سے ایک بھی کسی انسان کو حاصل ہو جائے تو وہ ولی ہو جائے۔ فیضی اپنے دسترخوان پر کتّوں کو ساتھ لے کر بیٹھنے لگا۔ بادشاہ کی کتوں سے عقیدت اور فیضی کی پیروی پر ہندوستان اور عراق کے بعض شعرا فخریہ کتّوں کی زبانیں اپنے منہ میں لے کر پیار کیا کرتے تھے۔ غسلِ جنابت حرام قرار پایا اور دلیل یہ دی گئی کہ بول و براز کے

Marfat.com

اخراج پر تو غسل واجب نہیں ہے، پھر اس پاکیزہ اور لطیف مادے کے اخراج پر غسل کیوں واجب قرار دیا جائے جس سے انسان وجود میں آیا اور جس پر انسانی اور حیاتِ حیوانی کے استقرار اور تسلسل کا انحصار ہے۔ سُود اور جُوا حلال قرار پائے۔ دربار میں قمار خانہ تعمیر ہوا۔ جواریوں کو شاہی خزانے سے سُود قرض دینے کا حکم دیا گیا کیونکہ اس سے خزانے کی دولت میں اضافہ ہو رہا تھا۔ عربی زبان ممنوع قرار پائی۔ عربی پڑھنا یا جاننا مطعون اور مردُود قرار دیا گیا۔ بادشاہ نے عربی کے خاص حروف ث، ح، ع، ص، ض اور ط، ظ کو بول چال سے نکال دیا چنانچہ عبداللہ کو ابداللہ، احمد کو اہمد، علم کو اِلم، ثواب کو سواب وغیرہ لکھا یا بولا جاتا تو بادشاہ بہت خوش ہوتا۔ السّلام علیکم کی جگہ اللہ اکبر کہا جاتا کیونکہ اس میں بادشاہ کا نام بھی شامل تھا۔ جواب میں لوگ جلّ جلالہٗ کہتے کیونکہ اس میں بھی جلال الدین کا ایک جزو موجود تھا۔ یہ وہ حالات ہیں، جن میں شیخ احمد سرہندی پرورش پا رہے تھے۔

تعلیم سے فراغت حاصل کر کے آپ اکبر آباد تشریف لے گئے وہاں ان کی بڑی بڑی یگانۂ روزگار اور نادرہ صفات شخصیات سے روابط قائم ہوئے ان میں ابوالفضل اور فیضی کا نام بھی شامل ہے۔ یہ دونوں بھائی شیخ احمد کی علمیت اور قابلیت کے بڑے معترف رہے، یہاں تک کہ فیضی کو قرآن پاک کی بے نقط تفسیر میں بعض جگہ حروفِ غیر منقوطہ کا سہارا نہ ملا تو اس نے شیخ احمد سے رجوع کیا اور انہوں نے وہ مشکل حصّہ خود مکمل کر دیا۔

حضرت مجدّد الفِ ثانی کی خدمات کی اہمیت کا صحیح اندازہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے جب اکبر کی اسلام کُش پالیسی کا علم ہو۔ بقول ملّا عبدالقادرؒ

Marfat.com

بدایونی (جنہیں ان کی محبتِ اسلام کے باعث ملّا دو پیازہ کہہ کر ان کا مذاق اڑایا جاتا تھا) "اسلام کی باتوں کا مذاق اڑانا دربار کا عام اصول ہو گیا تھا۔"

"دین اسلام کی ہر بات کو مہمل اور نامعقول کہا جاتا اور اس پر عرب کے مفلسوں کی گھڑی ہوئی بات ہونے کی پھبتی کسی جاتی"۔ "فقیہ، احمق کے معنوں میں استعمال ہونے لگا" "شریعت کی ہجو میں اشعار تصنیف کرائے جاتے اور انہیں اوباشوں کے ذریعے کوچہ و بازار میں پڑھایا جاتا" پانچ چھ سال کے بعد اسلام کا نام و نشان بھی باقی نہ رہا۔ (منتخب التواریخ)

اس تاریک پس منظر سے حضرت مجدّد الف ثانی رحؒ روشن آفتاب بن کر ابھرے اور اپنی انتھک کوششوں اور اللہ تعالیٰ کی نصرت و تائید سے انہوں نے ایک بار پھر اسلام کو اس کے مقامِ بلند پر لا کھڑا کیا۔ حضرت نے اپنی تحریکِ احیائے دین کا آغاز اُمرائے دربار سے کیا۔ اور ان میں سے کو خطوط کے ذریعہ (جو مکتوبات کے نام سے مشہور ہیں) دین اسلام پر پختہ کر دیا۔ حضرت کا دوسرا کارنامہ یہ تھا کہ آپ نے تصوف کا صحیح مقام واضح کیا۔ بھگتی تحریکوں اور دیگر عقائد باطل کے علمبرداروں نے تصوف کو جو اسلام کا مدّ مقابل بنا دیا تھا اور تصوف کے نام پر اور اس کے پردے میں شریعت اسلام کی مخالفت شروع کر دی تھی، آپ نے اس کا سدّ باب کر دیا، اور تصوف کو شریعت کی روح اور اس کے لئے باعث قوت بنا دیا۔ آپ نے صاف صاف اعلان کر دیا کہ شریعت کے بغیر کوئی تصوف نہیں۔

آپ کا تیسرا کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے وحدت الوجود کے نظریہ (جس

سے ہر شئے خدا بن جاتی ہے) کی بجائے وحدت الشہود کا نظریہ پیش کیا۔ کیونکہ وحدت الوجود یا ہمہ اوست کے نظریہ کے ذریعہ اسلام کے بنیادی عقیدہ توحید کی نفی کی جا رہی تھی۔ آپؒ کا چوتھا کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے صحابہ کرامؓ کی صحیح شان اجاگر کی اور انہیں بعد کے آنے والے ہر ولی سے افضل قرار دیا۔ ورنہ دشمنان اسلام نے ولایت کو نبوت سے افضل قرار دے دیا تھا۔ آپ کا

پانچواں کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے حضورؐ کے بعد ہر قسم کی ظلی، بروزی، تشریعی یا غیر تشریعی نبوت کے امکان کی سختی سے تردید کی۔ اور جھوٹے نبیوں سے دھوکا کھانے کے امکانات کا خاتمہ کر دیا۔

بیٹے کو اکبر آباد میں رہتے ہوئے جب ایک مدت ہو گئی تو شیخ عبدالاحد کی شفقت پدری کے لئے ان کی جدائی ناقابلِ برداشت ہو گئی اور وہ بیٹے کو سرہند واپس لانے کے لئے اکبر آباد پہنچ گئے، وہاں کا ایک بڑا حلقہ ان کی بزرگی اور فضیلت کا معتقد اور معترف تھا۔ چنانچہ عبدالاحد کے گرد لوگ پروانہ وار جمع ہونے لگے اور بعض نے ازراہ عقیدت مؤدبانہ عرض کیا کہ اس ضعف پیری میں بُعد مسافت کی یہ مشقت کیوں اختیار فرمائی ہے؟

عبدالاحد نے جواب دیا۔ "کیا کروں شیخ احمد کی محبت یہاں کھینچ لائی ہے"۔

کچھ دن قیام فرما کر عبدالاحد نے بیٹے کو ساتھ لیا اور سرہند واپس ہوئے۔ راہ میں تھانیسر میں قیام کیا اور وہاں کے حاکم اور رئیس شیخ سلطان کے مہمان ہوئے۔ شیخ سلطان علم و فضیلت میں بلند مقام رکھتے تھے اور انہیں بادشاہ کا قرب بھی حاصل تھا لیکن بادشاہ کے عقائد اور مروّجات سے انہیں نفرت تھی اس لئے دور دور رہنے لگے تھے۔ عبدالاحد اور شیخ احمد کی تشریف آوری

Marfat.com

سے پہلے انہوں نے ایک رات خواب میں دیکھا کہ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں۔

"شیخ سلطان! تیری بیٹی اس عہد کی سب سے زیادہ نیک خاتون ہے تو اس کا نکاح میرے فرزند اور نائب شیخ احمد سے کر دے اس میں خود تیرے اور تیری بیٹی کے لئے بڑی سعادتیں ہیں۔"

شیخ سلطان شیخ احمد سے واقف بھی نہ تھے۔ پورا دن اسی فکر میں گزار دیا کہ آخر یہ شیخ احمد کون بزرگ ہیں جن کی بابت رسول اللہؐ بیٹی کی شادی کا حکم فرما رہے ہیں۔ دوسری رات پھر یہی خواب دیکھا اور دوسرا دن بھی اسی فکر میں گزر گیا۔ تیسری رات پھر یہی خواب نظر آیا اور آخر شیخ سلطان نے رسول اللہؐ سے پوچھ لیا۔ "حضورؐ! یہ گناہ گار شیخ احمد سے واقف نہیں ہے، براہِ کرم ان سے ملوا دیا جائے اور انہیں پہنچوا دیا جائے۔"

خواب ہی میں رسول اللہؐ نے شیخ احمد کو ان کے روبرو کھڑا کر دیا اور فرمایا۔ "لے انہیں پہچان لے، یہ ہے ہمارا فرزند اور نائب شیخ احمد۔"

شیخ سلطان نے ان کی شکل خوب اچھی طرح ذہن نشین کر لی۔ چنانچہ جب شیخ احمد اپنے والد کے ساتھ ان کے گھر مہمان ہوئے تو شیخ سلطان نے انہیں پہچان لیا اور بے چین ہو گئے۔ پھر بھی مزید تحقیق اور تفتیش کے پیش نظر کئی دن خاموش رہے اور ان کے روز و شب کے لمحات کا بہ نظرِ غائر جائزہ لینے لگے کہ وہ کن نیک و بد امور میں گزرتے ہیں اور چند ہی دن میں ان پر یہ حقیقت منکشف ہو گئی کہ یہ شیخ احمد وہی ہیں جن کی انہیں بشارت اور ہدایت مل چکی

Marfat.com

ہے۔ پھر بھی وہ بیٹی والے تھے اپنی طرف سے بات کرنے میں ذرا تامّل، اور ندامت محسوس ہوئی لیکن رسول اللہ ؐ کی محبت اور ہدایت شرم و ندامت پر غالب آئی اور سب کچھ عبدالاحد کے سامنے عرض کر دیا۔ باپ نے سرِ تسلیم خم کر دیا، کہا "کس میں اتنی ہمت ہے کہ رسول اللہ صؐ کے حکم سے سرتابی اور انحراف کرے، میں تیار ہوں"۔

شادی کا اہتمام ہوا اور شیخ احمد رشتہ ازدواج سے وابستہ کر دیئے گئے اور یہ اپنی بیوی کو لے کر سرہند چلے گئے۔ شادی کے وقت آپ کی عمر تقریباً ۲۵ سال تھی۔ شادی کے بعد آپ کو اتنا مال میسر آیا کہ صاحبِ مال بھی ہو گئے۔

شیخ عبدالاحد انہیں فقر و سلوک کا درس دے رہے تھے اور شیخ احمد کے اندر ایک اور ہی انقلاب برپا تھا۔ وہ عہدِ اکبری کے فتنوں سے نبرد آزما ہونے کے ارادے کر رہے تھے لیکن شاید ابھی وہ وقت نہیں آیا تھا کیونکہ ان کا ہر کام "اُدھر کے اشارے" کا تابع تھا۔

آپ کو ذہنی سکون حاصل نہ تھا۔ اُمتِ محمدیہ کی بے بسی اور مظلومی پر آپ کا دل کڑھتا رہتا اور اس کا سب سے زیادہ افسوسناک اور تکلیف دہ پہلو یہ تھا کہ جو کچھ بھی ہو رہا تھا، مسلمانوں ہی کے ہاتھوں ہو رہا تھا۔ ہندو جو چاہتے وہی ہو کر رہتا اور ان کا رویّہ جارحانہ تھا۔ آپ کے خسر حاجی سلطان تھانیسری بادشاہ کے زیرِ عتاب آ گئے۔ تھانیسر کے ہندوؤں نے ان کے خلاف بادشاہ سے بار بار شکایتیں کی تھیں کہ وہ گاؤ کشی کرتے رہتے ہیں۔ بادشاہ نے انہیں اس جرم میں ملک بدر جلا وطن کر دیا تھا لیکن کچھ عرصے بعد خانخاناں کی سفارش پر دوبارہ تھانیسر

واپس بلا لئے گئے لیکن بادشاہ کا دل ان سے صاف نہ تھا۔ یہ ساری باتیں شیخ محمد کے آس پاس پیش آ رہی تھیں اور ان کے دل پر ان کا گہرا اثر پڑ رہا تھا۔ اسی دوران ایک نہایت ناخوشگوار واقعہ پیش آیا۔

اکبر بادشاہ لاہور سے واپس آ رہا تھا۔ راہ میں تھانیسر پڑتا تھا چند دنوں کے لئے یہاں بھی قیام کیا۔ حاجی سلطان نے بادلِ ناخواستہ حاضری دی۔ بادشاہ کو ان سے بڑی شکایتیں تھیں۔ اس حاجی سلطان سے کہا "سلطان ہم نے تم سے ایک بار کہا تھا کہ تم ہمارے لئے قرآن لکھو، کیا بات ہے تم نے اب تک اس کی تعمیل کیوں نہیں کی ہے"

حاجی سلطان نے دلیرانہ جواب دیا۔ "تم جبریل کو آسمان سے بلاؤ یا وہ تمہارے لئے قرآن لائے تو میں بھی بادشاہ کے حکم کی تعمیل کر دوں۔"

خوشامدی مصاحبین نے بادشاہ کو چڑھایا اور حاجی سلطان کے جواب کو گستاخی قرار دیا۔ بادشاہ نے برہمی سے سوال کیا۔ "اور اس بات کا تیرے پاس کیا جواب ہے کہ تو نے بارہ سال سے سرکاری خزانے میں ایک پیسہ بھی داخل نہیں کیا وہ بارہ سالہ خراج کہاں گیا ہے"

حاجی سلطان نے اسی شانِ بے نیازی اور دلیری سے جواب دیا۔ "تو مرتد ہو گیا ہے اور مرتد کا مال علماء، فقرا اور حاجت مندوں میں تقسیم کر دینا جائز ہے میں نے بارہ سالہ لگان اور مالیئے کی رقم فقرا اور مساکین میں تقسیم کر دی۔"

بادشاہ کی پیشانی پر شکنیں پڑ گئیں اور وہ جوشِ غضب میں کوئی حکم دینے ہی والا تھا کہ حاجی سلطان نے ایک پتھر اٹھا کر ناک کے بادشاہ کے چہرے پر کھینچ مارا۔

Marfat.com

اکبر کی شکن آلود پیشانی لہولہان ہوگئی۔ اکبر نے اسی وقت حاجی سلطان کو سولی پر چڑھا دینے کا حکم صادر کر دیا، جس پر فوراً عملدرآمد ہوا اور حاجی سلطان کو سولی پر چڑھا دیا گیا۔

شیخ احمد کے دل پر ایک اور زخم لگا۔ خسرو کی موت کے پچیس دن بعد شیخ عبدالاحد کا انتقال ہوگیا۔ یہ صدمہ بھی جھیلا اور حج کے ارادے سے دہلی چلے گئے وہاں مشہور بزرگ خواجہ باقی باللہ سے ملاقات ہوگئی اور دونوں میں ربط وارتباط اتنا بڑھا کہ شیخ احمد نے خواجہ باقی باللہ سے خرقۂ خلافت حاصل کیا۔

آپ نے خواجہ باقی باللہ کی زیر تربیت سلوک کی منزلیں طے کیں اور ان کی ایما پر لاہور تشریف لے گئے۔ کشف وکرامات کا ظہور اور نزول شروع ہو چکا تھا۔

دورانِ سفر آپ اپنے احباب اور عقیدت مندوں کے ساتھ ایک سرائے میں فروکش ہوئے۔ آپ نے قدرے سکوت اور مراقبہ اختیار کیا پھر فرمایا۔" لوگو! مجھے معلوم ہوا ہے کہ آج اس سرائے پر کوئی مصیبت نازل ہونے والی ہے۔"

حاضرینِ صحبت نے دریافت کیا۔" حضرت اس سے مفر اور بچت، کی تدبیر بھی ارشاد فرمائیں۔"

آپ نے ارشاد فرمایا۔" اس دُعائے ماثورہ کا ورد جاری رکھو۔ بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیئ فی الارض ولا فی السماء اور اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق "۔ آپ نے مزید فرمایا۔" جو اس دُعا کا ورد رکھے گا، اس مصیبت سے محفوظ رہے گا۔"

تھوڑی دیر بعد ہی سرائے میں آگ لگ گئی اور یہ اتنی پھیلی کہ بجھانے کی جتنی کوشش کی گئی آگ بڑھتی چلی گئی اور سرائے کا سب کچھ جل گیا لیکن جن لوگوں نے

Marfat.com

آپ کی ہدایت پر عمل کیا تھا، ان کا سامان حیرت انگیز طور پر محفوظ رہا۔

لاہور کے جس مکان میں آپ قیام فرما تھے، ایک دن نمازِ عشا کے بعد آپ نے اس مکان کی ایک دیوار کے پاس کھڑے ہو کر فرمایا۔

"میں گھر کے جملہ افراد کو مطلع کرتا ہوں کہ کوئی شخص بھی اس والان کے نزدیک نہ آئے اور نہ اس کے نزدیک سوئے۔"

کسی نے سوال کیا۔ "حضرت! یہ کیوں ہے یہ دیوار تو اچھی خاصی مضبوط ہے۔"

آپ نے جواب دیا۔ "میں نے کشف میں اس دیوار کو گرا ہوا دیکھ لیا ہے۔"

کسی شخص نے خوش طبعی کے طور پر کہا "حضرت معلوم نہیں کیا فرما رہے ہیں۔ میں نے تو اس سے زیادہ شکستہ اور کمزور دیواریں دیکھی ہیں، یہ تو بہت مضبوط ہے۔"

ایک خادمہ بھی یہ باتیں سن رہی تھی، اس نے بھی یہی سوچا کہ شیخ صاحب معلوم نہیں کیا فرما رہے ہیں، اچھا خاصا مضبوط دالان اچانک کیوں گرنے لگا، وہ اسی دالان میں سو گئی۔ ایک دوسری خادمہ نے بھی اس کی دیکھا دیکھی مگر ڈرتے ڈرتے اس دالان سے ذرا دور سونے کا انتظام کیا اور پڑ رہی۔ نصف شب کے بعد دالان اچانک گر گیا۔ گرنے کی آواز سن کر لوگ بھاگ کر شکستہ دالان کے پاس پہنچے اور اس میں سوئی ہوئی خادمہ کو آوازیں دینی شروع کر دیں لیکن اب وہ اس دنیا میں تھی ہی کب جو جواب دیتی، ہاں دوسرے دالان کے قریب سوئی ہوئی خادمہ کی چیخ و پکار البتہ سنائی دے رہی تھی، دالان کی اینٹوں نے اس کی ایک ٹانگ زخمی کر دی تھی اور شدت کرب سے چلا رہی تھی۔

Marfat.com

آپ بھی وہیں پہنچ گئے اور غصّے میں فرمایا۔" کیا ہم نے اس آفتِ ناگہانی سے سب کو عشا کے وقت آگاہ نہیں کر دیا تھا"؟

لوگوں نے مسکینوں کی طرح تائید میں گردنیں ہلادیں۔ آپ نے حکم دیا۔" اس زخمی خادمہ کو نکالا جائے۔"

خادمہ نکالی گئی اور اس وقت تو لوگوں کی حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی جب انہوں نے یہ دیکھا کہ خادمہ چوٹ چپیٹ سے بالکل محفوظ تھی اور ٹانگ کا جو حصّہ اینٹ سے زخمی ہوا تھا، وہاں اب خراش تک نہ تھی۔

آپ نے اپنے مکاتیب کے ذریعے تجدیدِ اُمت کا کام شروع کر دیا تھا۔ آپ نے اپنے ہزاروں حلقہ بگوشوں کو خطوط لکھ کر تبلیغ و تلقین کا کام شروع کر دیا یہ کتنی عجیب بات ہے کہ آپ کی تجدید کا آغاز ۱۲ ربیع الاوّل ۱۰۱۱ھ سے ہوتا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سنِ وفات ۱۱ھ ہے۔ گویا ٹھیک ایک ہزار سال بعد۔

آپ کے بھائی شیخ مسعود قندھار کے لئے سامانِ تجارت لے کر قافلے کے ساتھ ہو لئے۔ انہیں گئے ہوئے ایک عرصہ گزر گیا تھا۔ ایک دن علی الصّباح آپ نے لوگوں سے فرمایا۔" عجیب معاملہ ہے، آج میں شیخ مسعود کے احوال کی طرف متوجہ ہوا، ہر چند میں نے چشمِ مکاشفہ سے انہیں تلاش کیا لیکن وہ زمین پر کہیں بھی نظر نہ آئے اس کے بعد میں نے انہیں زمین کے اندر تلاش کیا تو قندھار کے باہر ان کی قبر دکھائی دی، غالباً انہوں نے آج ہی وفات پائی ہے۔"

سامعین نے وقت، دن اور تاریخ نوٹ کر لی۔ ایک مدّت بعد جب قافلہ واپس آیا تو لوگوں سے وہی کچھ معلوم ہوا جس کا آپ ذکر کر چکے تھے۔ شیخ مسعود کی

Marfat.com

وفات اسی دن، وقت اور تاریخ کو واقع ہوئی تھی۔

آپ سے عجیب و غریب کرامتیں واقع ہو رہی تھیں، ایک عالم جو اپنا بیشتر وقت آپ ہی کی صحبت میں گزارا کرتا تھا، ایک دن پریشاں حال اور اداس آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے دریافت فرمایا۔ "یہ آج تم اتنے اداس اور پریشان کیوں ہو؟"

اس نے غمزدہ آواز میں جواب دیا۔ "حضرت! میرا ایک عزیز بہت سخت بیمار ہے اور میں اس کی زندگی چاہتا ہوں اور آپ سے دُعا کا خواہش مند ہوں۔"

آپ نے آنکھیں بند کرلیں اور مراقبے میں چلے گئے، پھر آنکھیں کھول دیں اور دُعا کے لئے ہاتھ اٹھا دیے۔ کچھ آہستہ آہستہ پڑھتے رہے اور پھر با آوازِ بلند فرمایا۔ "ہم نے اس کے لئے دُعائے مغفرت کر دی ہے۔"

عالم نے المناک نظروں سے آپ کو دیکھا، گویا سوال کر رہا ہو۔ "حضرت یہ کیا بات ہوئی، میں نے دُعائے درازیٔ عمر کی درخواست کی تھی۔"

آپ نے ارشاد فرمایا۔ "مشیّتِ ایزدی اور تقدیرِ الٰہی کو کون بدل سکتا ہے؟"

وہ عالم گھر گیا تو پتہ چلا کہ اس عزیز کا انتقال ہو چکا ہے۔

ایک دن آپ اپنے ارادت مندوں کو مکاتیب لکھ رہے کہ ایک نوجوان باریابی کی اجازت چاہی۔ آپ نے اسے اپنے قریب بلایا اور دریافت فرمایا۔ "کہو کیسے آنا ہوا؟"

نوجوان نے جواب دیا۔ "بندے کو جمال الدّین حسین کہتے ہیں، والدِ بزرگوار کا نام خواجہ حسام الدّین احمد ہے جن سے حضرت بخوبی واقف ہوں گے۔"

Marfat.com

آپ نے فرمایا "خوب اچھی طرح ۔ وہ تو خود بھی خدا کے محبوب بندوں میں ہیں، تمہیں ہمارے پاس کیوں بھیجا ہے؟"

نوجوان نے جواب دیا "والدِ بزرگوار نے فرمایا ہے کہ میں آپ سے درخواست کروں کہ مجھے ذکر کی تعلیم سے سرفراز فرمائیں"۔

آپ نے کچھ سوچتے ہوئے فرمایا "اچھا تو یہ بات ہے!" اس کے بعد آنکھیں بند کرلیں اور ذرا دیر بعد نوجوان کی طرف دیکھتے ہوئے فرمایا "نوجوان! کیا بات ہے؟ ہم نے آنکھیں بند کرکے چشمِ مکاشفہ سے تمہارا دل ملاحظہ کیا، وہاں ہم نے ایک عورت کی محبت کا نقش اس طرح جما ہوا دیکھا جس طرح پتھر مٹی میں پیوست ہو جاتا ہے۔ ہمیں سچ سچ بتاؤ کہ بات کیا ہے اور یہ کس طرح ممکن ہے کہ عورت اور خدا کے نقوش ایک ہی دل میں ایک ہی جگہ موجود رہیں جب تک عورت کی محبت کا نقش دل میں رہے گا، خدا کی محبت سے محروم رہو گے"۔

اب نوجوان کے لئے دل کی بات چھپانا بہت مشکل تھا۔ اس نے نظریں جھکالیں اور آہستہ آہستہ کہنے لگا "حضرت! میں اپنی پھوپھی کی ایک کنیز پر فریفتہ ہوں، لاکھ کوشش کرتا ہوں کہ اس کی محبت دل سے نکال دوں لیکن ناکام ہو جاتا ہوں، کچھ آپ ہی مدد فرمائیں"۔

آپ نے کوئی جواب نہ دیا۔ ایک نظر نوجوان کے سینے پر ڈالی اور پھر اس کے چہرے کو بغور دیکھا اور نظر ہٹالیں، نوجوان کو ایسا محسوس ہوا جیسے اس کے دل سے کوئی کانٹا کھینچ لیا گیا ہو۔ اس کے بعد اس کے دل میں کبھی کنیز کا خیال تک نہ آیا۔

اس دوران آپ اجمیر تشریف لے گئے۔ وہاں جس مسجد میں آپ نماز ادا

Marfat.com

فرمایا کرتے تھے۔ اس کی جنوبی دیوار بہت کمزور تھی اور ایسا لگتا تھا کہ اب گری۔ اور جب گری۔ آپ کے مرید ہر وقت خوفزدہ رہتے تھے اور بار بار درخواست کرتے رہتے تھے کہ آپ اس دیوار سے دُور رہیں۔

آپ نے ہنس کر فرمایا" تم لوگ کیوں ڈرتے ہو، جب تک ہم اور ہمارے فقرا یہاں موجود ہیں۔ یہ دیوار نہیں گرے گی"۔

اور واقعی آپ جیسے ہی وہاں سے واپسی کی نیت سے ہٹے دیوار گر گئی۔

اسی دوران ایک صوفی خوش خوش آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے سوالیہ انداز میں صوفی کو دیکھا۔ صوفی نے جواب دیا" حضور والا میں حج کرنے جا رہا ہوں، اجازت طلب کرنے آیا ہوں اُمید ہے سفرِ حج کی اجازت مرحمت فرمائی جائے گی۔

آپ نے آہستہ سے کہا۔" اچھا" اور آنکھیں بند کر لیں۔ کچھ دیر بعد آنکھیں کھول دیں اور فرمایا" میں تمہیں حج کے میدان میں تلاش کرتا رہا لیکن تم مجھے وہاں کہیں بھی نظر نہ آئے"۔

صوفی اداس ہو گیا۔ وہ حج پر جانے کا مصمم ارادہ کر چکا تھا لیکن وہ ہر سال جانے کا ارادہ کرتا اور یہ ارادہ کسی نہ کسی طرح ٹوٹ جاتا اسی طرح تیس سال گزر گئے اور وہ زندگی کی آخری سانسوں تک حج نہ کر سکا۔

Marfat.com

حضرت مجدد الف ثانیؒ کی اولاد میں سات بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں۔

حضرت خواجہ محمد صادق رح۔ حضرت خواجہ محمد سعید خازن الرحمت رح۔ حضرت خواجہ محمد معصوم عروۃ الوثقیٰ رح۔ حضرت خواجہ محمد یحییٰ رح۔ حضرت خواجہ محمد عیسیٰ رح۔ حضرت خواجہ محمد فرخ رح اور حضرت خواجہ محمد اشرف رح۔ ان میں سے پہلے چار بیٹے صاحبِ اولاد ہوئے، باقی تین عہد طفولیت میں رحلت فرما گئے تھے۔

جہانگیر بادشاہ کو سجدہ نہ کرنے کا واقعہ

چند ہی عرصہ میں آپ کے کمالات کا عالمگیر شہرہ ہوگیا۔ مور و ملخ کی طرح خلقت کا ہجوم ہوا۔ ہر ملک میں آپ کے خلفاء پہنچ گئے۔ رات دن بازار ہدایت گرم ہوا۔ فرمانروایان ایران توران بدخشان نے ان کے ہاتھوں پر بیعت کی۔ بادشاہ ہند کے لشکر میں بھی شیخ بدیع الدین آپ کے نامور خلیفہ مشغول حلقہ توجہ تھے۔ ہزارہا آدمی ان کے حلقہ ارادت میں داخل ہو گئے۔ اکثر ارکان دولت نے بیعت کی۔ شرک و بدعت سے نفرت بڑھی۔ شدہ شدہ یہ خبر آصف خاں وزیر اعظم کو جو شیعی المذہب تھا پہنچی اور وہ پہلے سے حضرت کے حالات سُنے ہوئے تھے کہ آپ کو مذاہب باطلہ کی تردید سے خاص دلچسپی ہے ایک رسالہ ردّ روافض بھی تحریر فرمایا ہے۔ اس کو شیخ بدیع الدین کا لشکر میں قیام اور کسب کے طریقہ کی اشاعت بہت ناگوار ہوئی۔ اور شب و روز موقع کی جستجو میں تھا۔ کہ ایک روز بادشاہ کو تنہا پاکر عرض کیا کہ حضور سرہند کے ایک

Marfat.com

مشائخ زادہ نے جو علوم غریبہ میں ماہر ہے اور اس نے مختلف درویشوں سے خلافت پائی ہے۔ دعوئ مجددیت کا کیا ہے۔ صدہا آدمی اس نے خلیفہ کر کے ملک ور ملک بھیج دیئے ہیں۔ ہزارہا بلکہ لکھوکھا آدمی اس کے خلفاء کے مرید ہو گئے ہیں۔ کئی بادشاہ ممالک غیر حلقہ ارادت میں داخل ہو گئے۔ ہمارے لشکر میں بھی اس کا ایک خلیفہ مقیم ہے۔ اور امرا سلطانی خان خاناں۔ سید صدر جہاں۔ خان جہاں خان اعظم۔ مہابت خاں۔ تربیت خاں۔ اسلام خاں۔ سکندر خاں۔ دریا خاں۔ مرتضٰے خاں وغیرہ اس کے مرید اور حلقہ بگوش ہو گئے ہیں۔ اب معلوم ہوا ہے کہ اس نے ایک لاکھ سوار مسلح اور بے شمار پیادے تیار کئے ہیں۔ خوف ہے کہ غفلت میں کوئی اور تشکل ظہور پذیر نہ ہو جائے۔ جس قدر اس کے معتقدین ہیں۔ اول ان کا دور دراز فاصلہ پر تبادلہ کر دیا جائے تو ہر ایک انتظام آئندہ ہو سکے گا۔ بادشاہ کو وزیر کی رائے پسند آئی اور دوسرے ہی روز علی الصبح دربار خاص منعقد کر کے خان خاناں کو ملک دکن کی صوبہ داری پر اور سید صدر جہان کو ملک بنگال کی صوبہ داری اور خان خاناں کو ملک مالوہ کی صوبہ داری پر۔ مہابت خاں کو کابل کی صوبہ داری پر۔ اور اسی طرح سے چار سو حکام کو آپ کے معتقد خاص تھے۔ دور دراز ملکوں کا حاکم بنا کر بھیج دیا۔ جب ان کے مقامات مبتدلہ پر پہنچنے کی اطلاع موصول ہو گئی۔ تو بادشاہ نے ایک فرمان جس حضرت کے نام جس میں آپ کی ملاقات کا اشتیاق ظاہر کر کے آپ کو معہ مریدین و معتقدین دعوت دی گئی تھی۔ ذریعہ حاکم سرہند روانہ کیا۔ اور حاکم موصوف کو تاکید کی کہ خود حاضر ہو کر پیش کش کرے۔

وہاں وہ انتظام ہو رہا تھا اور یہاں روزانہ حضرت اقدس تمام واقعات بادشاہی اپنے خدام کے روبرو بیان فرماتے رہتے تھے۔ حتیٰ کہ ایک روز ارشاد فرمایا کہ

Marfat.com

وَمَا مِنْ نَبِیٍّ اِلَّا اُوْذِیَ یعنی کوئی نبی ایسا نہیں ہے جس کو راہ خدا میں تکلیف نہ ہوئی ہو وَمَا مِنْ وَلِیٍّ اِلَّا ابْتُلِیَ یعنی کوئی ولی ایسا نہیں ہے جس کو بلاؤں میں نہ رکھا گیا ہو وَالْبَلَاءُ بِقَدْرِ الْوَلَاءِ یعنی بلا بقدر محبت آتی ہے۔ پھر فرمایا کہ ہمارے حالات اور اعمال کو اولیاء اللہ کے حالات اور اعمال سے کچھ بھی نسبت نہیں ہے۔ مگر کسی نبی ؑ کو خواہ وہ یوسف ؑ ہوں یا ایوب ؑ یا کوئی اور ہوں بغیر جلال کی سیر کے سلوک پورا نہیں ہو سکتا۔ اور اب مرضی الٰہی ایسی ہی معلوم ہوتی ہے کہ ہم کو ایسی سیر کرائی جائے کہ حاکم سرہند فرمان شاہی لے کر حاضر ہوا۔ آپ نے صاحبزدگان حضرت خواجہ محمد سعید اور حضرت خواجہ محمد معصوم کو کوہستان کی طرف رخصت کیا اور اہل و عیال کو دلاسا دے کر مع حاضر الوقت مریدین لشکر سلطانی کی طرف راہی ہوئے۔

جب لشکر میں پہنچے۔ اعزاز و احترام کے ساتھ آپ کا استقبال کیا گیا۔ اور آپ ان خیموں میں جو پہلے سے آپ کے لئے استادہ تھے مقیم ہوئے۔

جب آپ کو بادشاہ کے دربار میں جانے کا اتفاق ہوا۔ تو آئین دربار کے بموجب نہ آپ نے سلام کیا اور نہ سجدہ تو بادشاہ کے ندیموں نے آپ کو اشارہ سے سمجھایا۔ آپ نے باآواز بلند فرمایا کہ اس وقت یہ پیشانی غیر اللہ کے لئے نہیں جھکی اور نہ آئندہ امید ہے۔ رباعی

دین است و دین پناہ است حسین
شاہ است حسین و بادشاہ است حسین
سر داد نداد دست در دست یزید!
واللہ کہ بنائے لا الہ است حسین

Marfat.com

بادشاہ پر اس گفتگو کا بڑا اثر ہوا۔ اور خوف زدہ ہوکر وزیر سے مشورہ کیا کہ واقعی بڑا بے باک شخص ہے اس کو دربار سے اس طرح جانے نہ دیا جائے ورنہ خوف فساد و فتنہ ہے۔
وزیر نے رائے دی کہ ان کو بالفعل قلعہ گوالیار میں نظر بند رکھا جائے۔ ان کو مع ہمراہیں قلعہ میں بھیج دیا گیا۔

آپ نے وہاں پہنچتے ہی ایک ایک خط اپنے کل خلفاء کے نام بدیں مضمون ارسال فرمایا۔ کہ میری یہ کیفیت ہے۔ اور سب میری رضامندی سے ہے۔ خبردار آپ لوگ کسی قسم کی جنبش اور حرکت نہ کرنا۔

ہر چند کہ آپ کے مریدین ہزارہا آدمی ایک ہفتہ میں آمادہ مقابلہ ہو گئے تھے۔ اور مہابت خاں معہ افواج ماتحت کابل سے روانہ ہوکر کئی منزل تک آگیا تھا مگر یہ نامہ نامی اور صحیفہ گرامی پہنچتے ہی باز رہا۔

ایک روز آپ نے بیٹھے بیٹھے فرمایا کہ اب ہماری سیر جلال الٰہی پوری ہو گئی۔ اور بہت جلد یہاں سے روانگی ہوگی۔ قلعہ کے تمام عمال آپ کے گرویدہ اور معتقد حلقہ بگوش ہو گئے تھے۔ سب کو حال معلوم کر کے آپ کی مفارقت کا اثر ہوا۔ یہاں یہ کیفیت تھی۔ اور وہاں بادشاہ کو ایک روز کسی نے عالم بیداری میں تخت سے زمین پر پھینک دیا۔ وہ ہیبت زدہ ہوکر بیمار ہو گیا تھا۔ ہر چند معالجے ہوتے تھے کوئی فائدہ نہ تھا۔ ایک روز خواب میں دیکھا کہ کوئی بزرگ فرماتے ہیں۔ کہ تو نے مجدد امام وقت کی بے عزتی کی ہے۔ تو جس عذاب الٰہی میں گرفتار ہے۔ بغیر اس کی دعا کے رفع نہ ہوگا۔ اگر تم کو اپنی اور بادشاہت کی خیر مدنظر ہے تو اس کی طرف رجوع کر۔ بادشاہ نے خواب سے بیدار ہوتے ہی آپ کی رہائی کا حکم جاری کیا۔ اور آپ کی وجہ سے کل

Marfat.com

ہندوستان کے قیدیوں کو رہا کیا۔ اور ایک عرضداشت اپنے ندیموں کے ہاتھ سے حضرت کی خدمت میں متضمن استدعا کی بہ معافی خطا روانہ کر کے قدوم میمنت لزوم سے مشرف ہونے کی استدعا کی۔ نظم

جب ہوا دبدبۂ شان مجدد کا ظہور
تہلکہ مچ گیا ایوان جہانگیری میں
ہو کے شرمندہ شہ ہند خطا سے اپنے
مدتوں غرق رہا ورطۂ دلگیری میں

آپ نے اس کے جواب میں کچھ شرائط پیش کیں۔ بادشاہ نے سب منظور کر لئے۔ آپ وہاں سے واپسی میں تین روز سرہند شریف ٹھہرے ہزاروں مخلوق آرزوئے قدمبوسی میں چلی آرہی تھی۔ سب آپ کے جمال باکمال سے مشرف ہوئے پھر آپ عازم لشکر بادشاہی ہوئے۔ بادشاہ مریض تھا۔ ولی عہد شاہجہان اور وزیر اعظم آپ کے استقبال کے لئے حاضر ہوئے۔ آپ محل شاہی میں تشریف لے گئے۔ آپ نے دعا شروع فرمائی۔ اور بادشاہ کو حکم دیا کہ اپنی خطا کو یاد کر کے روتا رہے۔ بہت جلد بادشاہ کو صحت ہو گئی آپ کے قدموں میں گر گیا۔ سلسلہ طریقت میں داخل ہوا۔ اور احکام شرعی جاری کئے:

۱۔ سجدہ دربار بالکل موقوف کر دیا گیا۔

۲۔ گاؤکشی میں آزادی دی گئی گوشت بر سر بازار بکنا شروع ہوا۔

۳۔ بادشاہ اور ارکانِ دولت نے ایک ایک گائے دربار عام کے دروازے پر اپنے اپنے ہاتھ سے ذبح کی اور کباب تیار ہوئے۔ سب نے کھائے۔

Marfat.com

۴ ۔ جہاں جہاں ملک میں مسجدیں شہید کی گئی تھیں دوبارہ تعمیر کی گئیں ۔

۵ ۔ دربار عام کے قریب ایک خوشنما مسجد تعمیر ہوئی۔ پنج وقتہ بادشاہ معہ امراء اس میں آپ کے پیچھے بجماعت نماز پڑھتے تھے ۔

۶ ۔ شہر بہ شہر محتسب شرعی مفتی و قاضی مقرر ہوئے ۔

۷ ۔ کفار پر جزیہ مقرر ہوا ۔

۸ ۔ جس قدر قانون خلاف شرع شریف جاری تھی سب یک قلم منسوخ کئے گئے ۔

۹ ۔ جملہ بدعات اور رسوم جاہلیت مسدود کئے گئے ۔

اسلام کو نئے سرے سے رونق اور دین میں تازگی آئی۔ مسلمانوں کے دل باغ باغ اور کفار کے سینے داغ داغ ہوئے۔

نظم

ہر طرف ہے سنت نبوی ؐ کی دھوم
ہیں مروّج چار سو دینی علوم

از فروغ علم تفسیر و حدیث
ہو گیا محبوس شیطان خبیث

ہے بہار سنت نبوی ؐ کا جوش
ہے جہاں میں نغمہ دین کا خروش

جھومتی ہیں ڈالیاں کس شوق میں

Marfat.com

پر فضا ہے نگہت باغ نبیؐ
پتی پتی سے عیاں ہے تازگی

ہے زباں پر بلبلوں کی مرحبا
اور گلوں کا قہقہہ صلِ علیٰ

اس کے بعد وزیر نے اور اور طرح سے بددینی کے فتنے رواج دینے کے لئے بہت سے تدابیریں کیں علامہ سید انور اللہ شنزی مجتہد شیعی کو ایران سے بلا بھیجا۔ کہ بادشاہ کو گمراہ کرے۔ جب وہ اس میں بھی ناکام رہا اور بالآخر بادشاہ نے باشارۂ حضرت مجدد علیہ الرحمۃ مجتہد کو قتل کرا دیا۔ تو کچھ عرصہ کے بعد پادریوں کو بلا بھیجا۔ جب وہ بھی حضرت کی کرامتوں کی برکت سے مقابلہ سے عاجز رہے اور قتل کر دیئے گئے اس کے بعد عام طور پر دین کا عام رواج ہوا۔ اسی طرح سے عالمگیر بادشاہ کے عہد تک جو آپ کے صاحبزادہ حضرت خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ کا مرید تھا برابر دین اسلام کو رونق اور تازگی رہی۔ انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک آپ کے خلفاء اور مریدین سے احیاء دین و ترویج شرع متین ہوتی رہے گی ؎

یا الٰہی تا قیامت یہ چمن
پھولتا پھلتا رہے بہر حسن

Marfat.com

پلا دے ساقی ساغر مجدّد الف ثانیؒ کا
کہ ہوں مشتاق میں یکسر مجدّد الف ثانیؒ کا

پلا دے وہ مے عرفاں، کہ زائل ہو خودی جس سے
رہوں مخمور تا محشر مجدّد الف ثانیؒ کا

رہے نام ونشاں میرا نہ کچھ ذات و صفت باقی
رہے باقی رخ انور مجدّد الف ثانیؒ کا

جناب غوث اعظمؒ نے خبر دی ان کی آمد کی
نہ ہوگا کوئی بھی ہمسر مجدّد الف ثانیؒ کا

سراسر سنت بیضا ہے ان کا راستہ احمدؔ
طریقہ دیکھئے چل کر مجدّد الف ثانیؒ کا

اس دوران اکبر آباد میں یہ افواہ گشت کرنے لگی کہ حضرت شیخ سرہندی کو عنقریب دربار میں بلاکر قتل کر دیا جائے گا۔ افواہوں کے جھکّڑ اتنے زور شور سے چلے کہ شیخ بدیع الدّین گھبرا گئے اور اکبر آباد سے سہارنپور چلے گئے۔ کچھ دن سہارنپور میں رہے پھر سرہند میں شیخ سرہندی کی خدمت میں حاضری دی۔ شیخ سرہندی ان پر بہت ناراض ہوئے اور ڈانٹ کر کہا، "جب ہم نے تمھیں منع کیا تھا کہ وہاں سے ہماری اجازت کے بغیر حرکت بھی نہ کرنا پھر تم کیوں چلے آئے تم اس لائق نہیں تھے کہ خلیفہ بنا کر شاہی لشکر میں بھیجے جاتے، اب تم اکبر آباد ہرگز نہ جانا۔"

شیخ بدیع الدّین کانپ گئے اور چپ چاپ دوبارہ اکبر آباد روانہ ہوگئے

Marfat.com

ان کا اکبر آباد میں دوبارہ داخلہ بڑا رنگ لایا۔ افواہ طرازوں نے بادشاہ کو یہ باور کرا دیا کہ شیخ بدیع الدین، شیخ سرہندی سے مشورے کر کے، کوئی خطرناک منصوبہ لے کر واپس آئے ہیں اور فوج میں بغاوت اور انتشار پیدا کرنا چاہتے ہیں۔

آپ نے پانچ مریدوں کو ساتھ لیا اور اکبر آباد روانہ ہو گئے۔ ابھی یہ راستے ہی میں تھے کہ اس عہد کے مشہور عالم علامہ افضل خان اور خواجہ عبدالرحمٰن مفتی فقہ کی کتابوں کے ساتھ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے ان کی عزت سے پذیرائی کی اور پوچھا "آپ حضرات نے کیوں زحمت فرمائی؟"

خواجہ عبدالرحمٰن مفتی نے جواب دیا "سنا ہے بادشاہ نے آپ کو طلب فرمایا ہے اور یہ بھی سننے میں آیا ہے کہ بادشاہ کے ارادے کچھ اچھے نہیں ہیں؟"

آپ نے دریافت کیا "اگر ایسا ہے تو آپ صاحبان اس معاملے میں میری کیا مدد کر سکتے ہیں؟"

مفتی نے جواب دیا "ہمیں شہزادے خرم (شاہجہان) نے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے۔ شہزادے کو آپ سے جتنی عقیدت اور محبت ہے، کسی سے چھپی نہیں ہے۔ شہزادے کا خیال ہے کہ دربار میں جو چیز آپ کے حق میں سب سے زیادہ خطرناک اور نقصان دہ ثابت ہو گی وہ سجدۂ تعظیمی ہے، بادشاہ آپ سے اس رسم کی ادائیگی کا خواہش مند ہو گا اور آپ انکار کریں گے اور اس اختلاف کا جو نتیجہ بھی نکلے گا اس کے تصور ہی سے شہزادہ پریشان ہے۔"

آپ نے سوال کیا "شہزادے کے خیال میں ہمیں کیا کرنا چاہیئے؟"

مفتی نے جواب دیا "ہم فقہ کی کتابوں کے ساتھ آپ کی خدمت میں حاضر

Marfat.com

ہوئے ہیں، شہزادے کا مشورہ ہے کہ آپ زندگی کے تحفظ کی خاطر سجدہ تعظیمی ادا کر دیں۔ اس کے بعد شہزادہ آپ کی پوری ذمہ داری قبول کرنے کو تیار ہے۔"

آپ نے نفرت کا اظہار کیا، بولے "یہ کس طرح ممکن ہے؟"

مفتی نے کہا "فقہ بھی ایسے سجدے کو جائز قرار دیتی ہے جو زندگی کو بچانے کے لئے کسی جابر سلطان کو کیا گیا ہو، ان حالات میں تعظیمی سجدہ حرام نہیں رہتا۔"

آپ نے جواب دیا "یہ حکم بطور رخصت (مصلحت) ہے، جان بچانے کے لئے لیکن بطور عزیمت یہ حکم ہے کہ غیر حق کو ہرگز سجدہ نہ کیا جائے۔"

مفتی اور علامہ کی ہر ممکنہ کوششوں کے باوجود آپ سجدۂ تحیتِ سلاطین پر آمادہ نہ ہوئے۔

آپ کی تشریف آوری کی خبر سن کر جہانگیر نے امرا کو آپ کے استقبال کے لئے بھیجا اور آپ کا خیمہ اپنے محل کے قریب نصب کرایا۔ اس کے بعد آپ ملاقات کے لئے دربار میں طلب کئے گئے۔ آپ دربار میں اس شان سے داخل ہوئے کہ آداب شاہی کا کوئی خیال نہ رکھا۔ بادشاہ اس دلیر شخص کو حیرت سے دیکھتا رہ گیا۔ امرا کا خیال تھا کہ بادشاہ کا عتاب نازل ہونے ہی والا ہے لیکن جب بادشاہ نے حیرت اور سکوت کی روش اختیار کی تو ایک امیر نے بادشاہ سے کہا "حضور! یہی وہ شخص ہے جو خود کو تمام انبیا سے افضل بتاتا ہے اور اس کا وہ خط بھی ہمارے پاس موجود ہے جس میں یہ خود کو حضرت ابوبکر صدیق رضؓ سے بلند تر لکھتا ہے۔"

اس کے بعد وہ خط بادشاہ کے روبرو پیش کر دیا گیا۔ آپ نے یہ خط اپنے پیر مرشد حضرت خواجہ باقی باللہ کو تحریر فرمایا تھا اور اس میں آپ کے روحانی سیر عروج کا ذکر

Marfat.com

کیا گیا تھا۔ اس میں اپنی اس عجیب وغریب روحانی کیفیت اور سیر کا حال بیان کیا گیا تھا جس میں آپ حضرت عثمان کے مقام سے گزر کر حضرت فاروق کے مقام پر پہنچے تھے اور پھر یہاں سے اور بلندی پر اُٹھ گئے اور حضرت صدیق کے مقام پر پہنچ گئے۔ پھر یہاں سے حضرت محمد رسول اللہ صلعم کے مقام پر پہنچے۔ یہ ایک روحانی کیفیت کا اظہار تھا۔ خط کی آخری سطور میں آپؒ نے لکھا تھا۔" اس کے بعد اسی کیفیت میں اپنے آپ کو لطیف پایا اور ہوا یا بادل کے ٹکڑے کی طرح اطراف میں پھیل گیا۔"

بادشاہ نے برہمی سے پوچھا۔" کیا یہ درست ہے کہ تم خود کو حضرت صدیق اکبر سے بلند مرتبہ سمجھتے ہو؟"

آپ نے جواب دیا۔" ہرگز نہیں، یہ کس طرح ممکن ہے کہ میں اس گستاخی کا مرتکب ٹھیروں۔"

بادشاہ نے کہا۔" پھر آپ کی اس تحریر کا مطلب کیا ہے؟"

آپ نے جواب دیا۔" اس میں مَیں نے سیر عروج کا حال لکھا ہے، اور یہ وہ کیفیت ہے جس سے اکثر صوفیا کو گزرنا پڑتا ہے اور انہیں پھر اپنے مرتبے اور حال میں واپس آنا پڑتا ہے۔" پھر آپ نے اس کی ایک شاندار مثال دی، آپ نے دس ہزاری، پنج ہزاری امرا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔" اب اگر ان معزز امرا کی موجودگی میں بادشاہ ان سے کم مرتبہ شخص کو اپنے قریب بلائے اور اس سے کچھ راز کی باتیں کہہ کر واپس کر دے تو اس سے یہ کہاں ثابت ہوتا ہے کہ ان امرا کا مرتبہ گھٹ گیا اور اس کم مرتبہ شخص کا مرتبہ بڑھ گیا۔"

بادشاہ اس دلیل سے بہت خوش ہوا اور اس کا وہ جذبہ سرد پڑ گیا جو آپ کے

Marfat.com

خلاف کچھ دیر پہلے موجزن تھا لیکن اسی وقت ایک امیر نے بادشاہ سے عرض کیا "حضور والا! اس شخص کے تکبّر اور رعونت کو تو ملاحظہ فرمائیں، دنیا جانتی ہے، کہ آپ ظلّ اللہ اور خلیفۃ اللہ ہیں اور یہ خود بھی آپ کے اس مرتبے سے خوب واقف ہے لیکن حال یہ ہے کہ سجدہ تعظیمی تو بہت دور رہا، معمولی احترام و تواضع بھی نہیں بجا لایا"۔

بادشاہ نے آپ سے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔ "شیخ صاحب! آپ کو آداب شاہی کا تو خیال کرنا ہی پڑے گا، اور بہتری اسی میں ہے، کہ اسی وقت تعظیمی سجدے میں جُھک جائیں!"

آپ نے سختی سے جواب دیا۔ "ہرگز نہیں، ایسا کبھی بھی نہیں ہو سکتا، غیر اللہ کو سجدہ حرام ہے"۔

جہانگیر نے کہا۔ "اچھا ہم آپ کو اتنی رعایت دینے کو تیار ہیں کہ آپ اپنا سر بس یوں ہی ذرا سا جھکا دیں، ہم اسے سجدہٗ تعظیمی میں شمار کرلیں گے"۔

آپ نے اسی سختی سے جواب دیا۔ "یہ کسی طرح بھی ممکن نہیں"۔

جہانگیر کی تیوریوں پر بل پڑ گئے، بولا۔ "ہم آپ کو یوں شاید اس پر مجبور نہ کرتے لیکن اب ہماری زبان سے جو نکل چکا ہے ہم اس کی تعمیل چاہتے ہیں، اسے پورا ہونا چاہیئے"۔

آپ نے جواب دیا۔ "تیرے حکم کی تعمیل سے زیادہ اللہ کے حکم کی تعمیل ضروری ہے، کیا تجھے یہ معمولی بات بھی نہیں معلوم کہ اللہ کے سوا کسی کو سجدہٗ جائز نہیں"۔ پھر آپ نے ذرا زیادہ پُرجوش لہجے میں فرمایا۔ "جہانگیر! کیا یہ ایک انسان کی کھلی ہوئی حماقت نہیں ہے کہ وہ اپنے ہی جیسے کسی دوسرے انسان کو سجدہ کرے"۔

Marfat.com

جہانگیر پر اس تقریر کا کوئی اثر نہ ہوا۔ اس نے چند قوی ہیکل امرا کو حکم دیا۔" ان کا سر بہ جبر ہمارے سامنے جھکا دیا جائے، اس کے بعد انہیں تحفے تحائف دے کر رخصت کر دیا جائے۔"

چند ہیل تن امرا آگے بڑھے اور آپ کے سر اور گدی کو اپنی گرفت میں لے لیا آپ نے پوری قوت سے خود کو اکڑا لیا اور گردن اٹھا کر کھڑے ہو گئے۔ سرکشوں نے پوری قوت سے سر جھکا دینے کی کوشش کی لیکن ذرا بھی نہ جھکا سکے۔ اس دن لوگوں نے یہ عجیب و غریب معرکہ برپا دیکھا کہ ایک طرف بادشاہ تھا، اس کا جاہ و جلال تھا، امرا تھے، درباری دبدبہ تھا، وسیع اختیارات تھے اور اقتدار کلی تھا اور دوسری طرف ایک تنہا شخص تھا جو خودی، خود شناسی اور حق آگاہی کی قوت اور ہتھیار سے وقت کی سب سے بڑی طاغوتی طاقت سے نبرد آزما تھا۔ امرا بزور حضرت شیخ سرہندی کی گردن جھکا دینے کی کوشش کرتے رہے مگر ناکام رہے۔ اس کش مکش میں حضرت شیخ سرہندی کی ناک سے خون جاری ہو گیا۔

بادشاہ کو کچھ رحم آیا لیکن راج ہٹ کا جذبہ اب بھی سرد نہ ہوا تھا۔ حکم دیا۔" انہیں اس چھوٹے سے دروازے سے گزارا جائے تاکہ یہ جب اس میں سے جھک کر سامنے آئیں تو اسی کو سجدۂ تعظیمی تصور کر لیا جائے۔"

اس نئے حکم کی تعمیل میں آپ کو امرا دوسری طرف لے گئے اور اس چھوٹے سے دروازے سے گزر کر بادشاہ کے روبرو حاضر ہونے کا حکم دیا۔ آپ نے اس دروازے میں پہلے تو ایک پیر داخل کیا اس کے بعد سر کو پیچھے پشت پر جھکا کر دروازے سے نکل گئے۔

Marfat.com

اس سخت رویے کو دیکھ کر امرانے بادشاہ سے کہا۔" حضور والا! اس شخص کا تمرد ملاحظہ فرمایا۔ اس تکبر اور سرکشی سے کیا بعید ہے کہ دربار سے نکلتے ہی شورش نہ برپا کر دے۔ اس لئے بہتری اسی میں ہے کہ اس شخص کے خلاف جو بھی قدم اٹھایا جائے اسی وقت اٹھایا جائے ورنہ بعد میں پچھتانا پڑے گا۔"

بادشاہ نے انہیں گوالیار کے قلعے میں قید کر دینے کا حکم صادر کر دیا۔ آپ اسی وقت گوالیار روانہ کر دیے گئے۔

اگر بات قید و بند تک رہتی تو اتنی بڑی بات نہ ہوتی لیکن شاہی فرمان کے ماتحت حضرت شیخ سرہندی کا سارا سامان اور جائداد کی ضبطی کا کارنامہ بھی انجام پا گیا۔ آپ کے ساتھ ہی پانچوں مُرید بھی قید کر دیے گئے۔ حاکم قلعہ غیر معمولی سختی سے پیش آیا۔ آپ کے ایک مُرید سے ضبط نہ ہو سکا اور غصّے میں حاکم قلعہ سے کہا۔" او ظالم! کیا تو یہ سمجھتا ہے کہ بادشاہ نے ہمیں یہاں قید کر رکھا ہے؟ ایسا ہرگز نہیں ہے، یاد رکھ ہم یہاں حکم الٰہی سے آئے ہیں۔ اگر ہم چاہیں تو اسی وقت یہاں سے جا سکتے ہیں اور تو ہمیں کسی طرح بھی نہیں روک سکتا۔"

اس نے یہ کہا اور اچھل کر قلعے کی بلند و بالا دیوار پر جا بیٹھا۔ حاکم قلعہ اور پاسبان حیران اور پریشان اسے دیکھنے لگے۔ حضرت شیخ سرہندی نے مُرید کو جھڑک دیا۔ فرمایا "کیا مجھ میں اظہار کرامت کی قدرت نہیں ہے جو تم دکھا رہے ہو۔ مشیّتِ ایزدی یہ ہے کہ ہم زمانے کے جور و جفا برداشت کریں۔"

پاسبان اور حاکم قلعہ بے حد شرمندہ ہوئے اور معافی کے خواستگار ہوئے۔

آپ نے قلعے میں محبوس قیدیوں میں تبلیغ کا کام شروع کر دیا۔ ہزارہا ہندو

Marfat.com

مسلمان ہوگئے اور سینکڑوں مسلمانوں نے مُریدی اختیار کی۔

آپ کی گرفتاری اور قید سے پورے ملک میں ایک تہلکہ مچ گیا۔ خان خاناں، خان اعظم، خان جہاں لودھی اور دوسرے نامی گرامی امرا نے مہابت خان کو اپنا سردار مان لیا اور اسے اختیار دیا کہ وہ بادشاہ کے خلاف فوجی کارروائی کرے۔ مہابت خان کابل سے فوج لے کر چل پڑا، اس نے خطبے اور سکّے سے بادشاہ کا نام نکال دیا مہابت خان کے ارادے کی خبر حضرت شیخ سرہندی کو بھی ہوگئی انھوں نے مہابت خان کو منع کرا دیا کہ وہ ان کی رضامندی اور منظوری کے بغیر کوئی قدم نہ اُٹھائے مہابت خان کی فوجی تیاریوں اور ارادوں کی خبر پاکر بادشاہ بھی مقابلے پر چل پڑا اُدریائے جہلم پر دونوں کا آمنا سامنا ہوا اور مہابت خان نے نہایت ہوشیاری اور چالاکی سے بادشاہ کو گرفتار کر لیا۔ دوسری طرف گوالیار میں یہ کوشش کی گئی کہ حضرت شیخ سرہندی ہندوستان کی حکومت سنبھال لیں لیکن آپ نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا اور مہابت خان کو سختی سے ہدایت کی کہ "فتنہ وفساد ختم کرو اور بادشاہ کی اطاعت کرو۔"

مہابت خان نے بادشاہ کو رہا کر دیا اور اس گستاخی کی معافی مانگی۔ جہانگیر نے اسے معاف کر دیا۔ مہابت خان نے کہا: "لیکن حضور، حضرت شیخ سرہندی کو رہا فرمائیں، میں یہ نہیں برداشت کر سکتا۔"

جہانگیر نے وعدہ کر لیا۔ اسی دوران وہ بہت سخت بیمار ہوگیا، اور ایک رات خواب میں دیکھا کہ کوئی صاحب فرما رہے ہیں: "جہانگیر! تو نے شیخ سرہندی پر بڑا ظلم کیا۔ وہ امام وقت اور مجدّدِ اسلام ہیں اور تیری بیماری کا اصل سبب ہی وہ

Marfat.com

ہیں. انہیں رہا کر کے شفا حاصل کر۔"

جہانگیر نے فوراً رہائی کا فرمان جاری کر دیا اور حضرت شیخ سرہندی سے درخواست کی کہ رہائی کے بعد بادشاہ سے ملاقات ضرور کریں۔

آپ نہایت عزّت واحترام سے رہا کر دیے گئے۔ سرہند پہنچے اور تین دن قیام فرما کر اکبر آباد چلے گئے۔ وہاں شہزادہ خرّم (شاہجہاں) نے آپ کا شاندار استقبال کیا۔ شاہی محل میں قیام کا انتظام کیا گیا۔ بادشاہ نے آپ کی مندرجہ ذیل شرائط پوری کر دیں۔

۱۔ سجدۂ تعظیمی یک قلم موقوف ہوا، ۲۔ گاؤکشی کا فرمان جاری ہوگیا، بازاروں میں کھلے عام گائے کا گوشت فروخت ہونے لگا، ۳۔ بادشاہ اور کارکنانِ مملکت نے اپنے اپنے ہاتھ سے گائے ذبح کی اور کباب تیار کرا کے کھائے، ۴۔ ملک کے جس جس حصّے میں مسجدیں شہید کی گئی تھیں انہیں دوبارہ تعمیر کرنے کا فرمان صادر ہوا، ۵۔ دربارِ عام کے قریب مسجد تعمیر کرائی گئی، ۶۔ مذہبی تعلیم پھر سے عام کی گئی، ۷۔ شہروں میں مفتیوں اور قاضیوں کی تقرری عام ہوئی، ۸۔ خلافِ شرع قوانین منسوخ اور شرعی قوانین کا نفاذ عمل میں آیا۔

کہتے ہیں جہانگیر اپنی گزشتہ گستاخیوں پر ہمیشہ شرمندہ رہا۔ اس کی افسردگی اور ندامت کے پیشِ نظر ایک دن حضرت شیخ سرہندی نے جہانگیر سے فرمایا "تم خاطر جمع رکھو، میں اس وقت تک بہشت میں نہیں داخل ہوں گا جب تک تمہیں بھی اپنے ساتھ نہ لے لوں۔"

یہ بھی کہتے ہیں کہ شیخ سرہندی کے اس قول کے پیشِ نظر بادشاہ اپنی آخری

Marfat.com

عمر میں کہا کرتا تھا: "ہم نے کوئی ایسا کام نہیں کیا جس سے نجات اور بخشش کی امید کی جا سکے ہاں شیخ سرہندی کا یہ قول ایک ایسی دستاویز ہے جسے میں حق تعالےٰ کے سامنے پیش کر کے نجات کا طالب ہوں گا۔"

شہزادے خرّم کو یہ معلوم ہوا کہ جہانگیر اس کی جگہ نور جہاں کے داماد شہریار کی ولی عہدی کا اعلان کرنے والا ہے تو وہ بدرجۂ مجبوری باپ کے خلاف میدانِ جنگ میں اُتر آیا۔ شہزادے خرّم کی فوجی قوت غیر معمولی تھی۔ اس پر ستم یہ ہوا کہ عین جنگ کے دوران چند فوجی دستے شاہی فوج سے نکل کر شہزادے خرم سے جا ملے جہانگیر پریشان ہو گیا اس نے شیخ سرہندی سے دعا کی درخواست کی آپ نے دعا کرتے ہوئے فرمایا: "تم مطمئن رہو، تم کامیاب رہو گے۔"

ابھی بادشاہ کو یہ نوید سنائی ہی تھی کہ شہر کے باکمال بزرگوں نے حضرت شیخ سرہندی کو خفیہ پیغام بھیجا: "حضرت ہم پر کشف ہوا ہے کہ اس معرکے میں شہزادہ غالب آئے گا اور باپ مغلوب، آپ کیا فرماتے ہیں؟"

آپ نے جواب دیا: "ہم پر کچھ اور ہی کشف ہوا ہے، شہزادے کو شکست ہو گی لیکن بالآخر شہزادہ کامیاب ہو گا۔"

یہ عجیب و غریب پیش گوئی تھی۔ جنگ ہوئی، بادشاہ فاتح ہوا اور بیٹا مفتوح۔

آپ تنہا بیٹھے تھے کہ شہزادہ خرّم چھپتا چھپاتا آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور تلملاتا ہوا کہا: "حضرت! یہ عجیب بات ہے کہ ناچیز ہمیشہ آپ کے حق میں لڑتا جھگڑتا رہا اور آپ نے میرے حق میں تو دُعا فرمائی نہیں، بادشاہ کے حق میں دُعا گو ہو گئے۔"

Marfat.com

آپ نے جواب دیا "مت گھبرا شہزادے، مجھے حق تعالیٰ کی طرف سے معلوم ہوا ہے کہ تو عنقریب تخت پر بیٹھے گا اور تیرا لقب شاہجہاں ہوگا"۔

شہزادہ بہت خوش ہوا اور اس نے تبرک کے طور پر آپ کی دستار لے لی جو بعد میں عرصے تک شاہانِ مغلیہ کے خزانے میں محفوظ رہی۔

آپ نے اپنے مکاتیب کے ذریعے وہ کام لیا جو آج اس ترقی یافتہ دور میں پفلٹ اور ارزاں لٹریچر شائع کر کے لیا جا رہا ہے۔ آپ اس نکتے سے خوب واقف تھے کہ تحریر کا اثر دیرپا ہوتا ہے۔ آپ نے اپنے ایک مکتوب میں بادشاہ کی حیثیت کے بارے میں تحریر فرمایا۔

"دنیا کے ساتھ بادشاہ کا تعلق ایسا ہے جیسا دل کو جسم سے۔ اگر دل اچھا ہے تو بدن بھی اچھا رہے گا اور اگر دل بگڑ جائے گا بالکل اسی طرح دنیا کی بہتری بادشاہ کی بہتری پر منحصر ہے اگر بادشاہ بگڑ جائے تو جہان کا بگڑ جانا لازم ہے۔"

ہردے رام نامی ایک ہندو نے رام اور رحمان کو ایک ہی قرار دیا تو آپ نے اسے تحریر فرمایا۔

"ہندو جس رام اور کرشن کی پرستش کرتے ہیں، وہ تو ماں باپ سے پیدا ہوئے۔ رام وسرتھ کا بیٹا تھا، لچھمن کا بھائی اور سیتا کا خاوند تھا، رام جب اپنی سیتا کو نہ بچا سکا تو وہ دوسروں کی مدد کیا کرے گا۔ پس یہ کہنا کہ رام اور رحمان ایک ہی ہستی کے دو نام ہیں، کسی طرح بھی ٹھیک نہیں۔ جب تک یہ رام اور کرشن پیدا نہ ہوئے تھے، خدا کو رام اور کرشن نہیں کہا جاتا تھا۔ ان کی پیدائش کے بعد لوگوں نے ذاتِ الوہیت پر رام اور کرشن کا اطلاق کیا۔"

Marfat.com

آپ بہت زیادہ کام انجام دے چکے تھے۔ عمر کے ترسیٹھویں سال میں داخل ہوئے تو انہیں اپنی زندگی کا اختتام نظر آنے لگا۔ سردیوں کے دن تھے۔ آپ گاؤ تکیے سے ٹیک لگائے تھے۔ آپ نے حاضرین سے فرمایا" آئندہ جاڑوں میں ہم یہاں نہیں ہوں گے۔"

لوگوں نے پوچھا" پھر کہاں ؟ حضرت کہیں اور قیام فرما ہوں گے ؟"

آپ نے جواب دیا" نہیں، ایسا بھی نہیں ہوگا۔"

لوگ مختلف مکانوں کے نام لیتے گئے اور آپ نفی میں سر ہلاتے رہے۔ آخر لوگوں نے پوچھا" حضرت آپ بتاتے کیوں نہیں کہ کہاں رونق افروز ہوں گے ؟"

آپ نے جواب دیا" ان مکانوں میں سے کسی میں بھی نہیں، انتظار کرو کہ کیا ظاہر ہوتا ہے۔" پھر فرمایا کہ" لوگو! اب میں تم سے جدا ہو جاؤں گا۔ میری اور تمھاری ملاقات قیامت کے دن ہو گی۔ وہاں رسُول مقبولؐ دریافت فرمائیں گے کہ شیخ احمد! تو نے کیا خدمات انجام دیں ؟ اس وقت تمھیں یہ شہادت دینی ہو گی کہ میں نے رسولِ مقبولؐ کی اُمت کے لئے بہت کچھ کیا ہے۔"

لوگوں نے بیک آواز کہا" ہم قیامت میں گواہی دیں گے کہ آپ نے اپنے فرائض پوری دیانت داری اور محنت سے انجام دیے۔"

آپ نے سکون کی سانس لی اور آب دیدہ ہو گئے۔

آپ کو سب سے پہلے جس ذات نے مجدّدِ الفِ ثانیؒ کا لقب دیا، اس کا نام ملاّ عبدالحکیم سیالکوٹی ہے۔ ملاّ عبدالحکیم نے انہی استاد سے تعلیم حاصل کی تھی جن سے حضرت شیخ سرہندی نے درس لیا تھا۔

Marfat.com

زندگی کے آخری دنوں میں صدقات و خیرات میں زیادہ ہوگئی تھی۔ کسی مخلص نے دبے لفظوں میں سوال کیا" حضور والا! یہ عاصی محسوس کر رہا ہے کہ اب اس عالم معاصی اور دنیائے کشف میں حضرت کا قیام زیادہ دن تک نہیں رہے گا پھر یہ خیرات اور صدقات میں زیادتی کا سبب ہے"

آپ نے جواب دیا۔

"آج بلا و اکنت سوں سکھی سب جگ دیئوں وار"

(آج دوست سے ملنے کا دن ہے اس لئے اے میرے دوست!"میں اس کی خوشی میں تمام دنیا کو قربان کرتا ہوں"۔)

اور آخر تریسٹھ سال کی عمر میں منگل کے دن ۲۸ صفر ۱۰۳۴ ھ (۱۰ دسمبر ۱۶۲۴ ء) کو بوقت اشراق آپ نے وصال فرمایا۔

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ آپ کی شخصیت اور کام کی اہمیت بڑھتی چلی گئی اور آج حضرت شیخ احمد سرہندی کو دنیا امامِ ربّانی، محبوبِ سبحانی اور مجدّد الف ثانی رح کے نام سے یاد کرتی ہے۔

Marfat.com

حاضر ہوا میں حضرت مجددؒ کی لحد پر
وہ خاک کہ ہے زیرِ فلک مطلعِ انوار
اس خاک کے ذرّوں سے ہیں شرمندہ ستارے
کہ اس خاک میں پوشیدہ ہے وہ صاحبِ اسرار
گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے
جس کے نفسِ گرم سے ہے گرمیٔ احرار
وہ ہند میں سرمایۂ ملت کا نگہبان
اللہ نے کیا جس کو ہر وقت خبردار

(اقبال)

آئمہ مساجد سے التماس ہے کہ ہر سال ماہ صفر میں عوام الناس کو حضرت مجددؒ علیہ رحمۃ کے حالات زندگی سے روشناس فرماویں تاکہ مسلمانوں کے ایمان کو تقویت ہو

ذخیرہ
لاہور پاکستان

کتاب ملنے کا پتہ

صوفی فضل کریم، مصری شاہ عزیز روڈ گلی نمبر ۱۹ لاہور

مکتوبات: حضرت مجدد الف ثانیؒ۔ رُود کوثر۔ انوار اولیاء۔ انوار اصفیا۔ تزک جہانگیری۔ منتخب التواریخ۔ ماثر الامرا

Marfat.com

Marfat.com

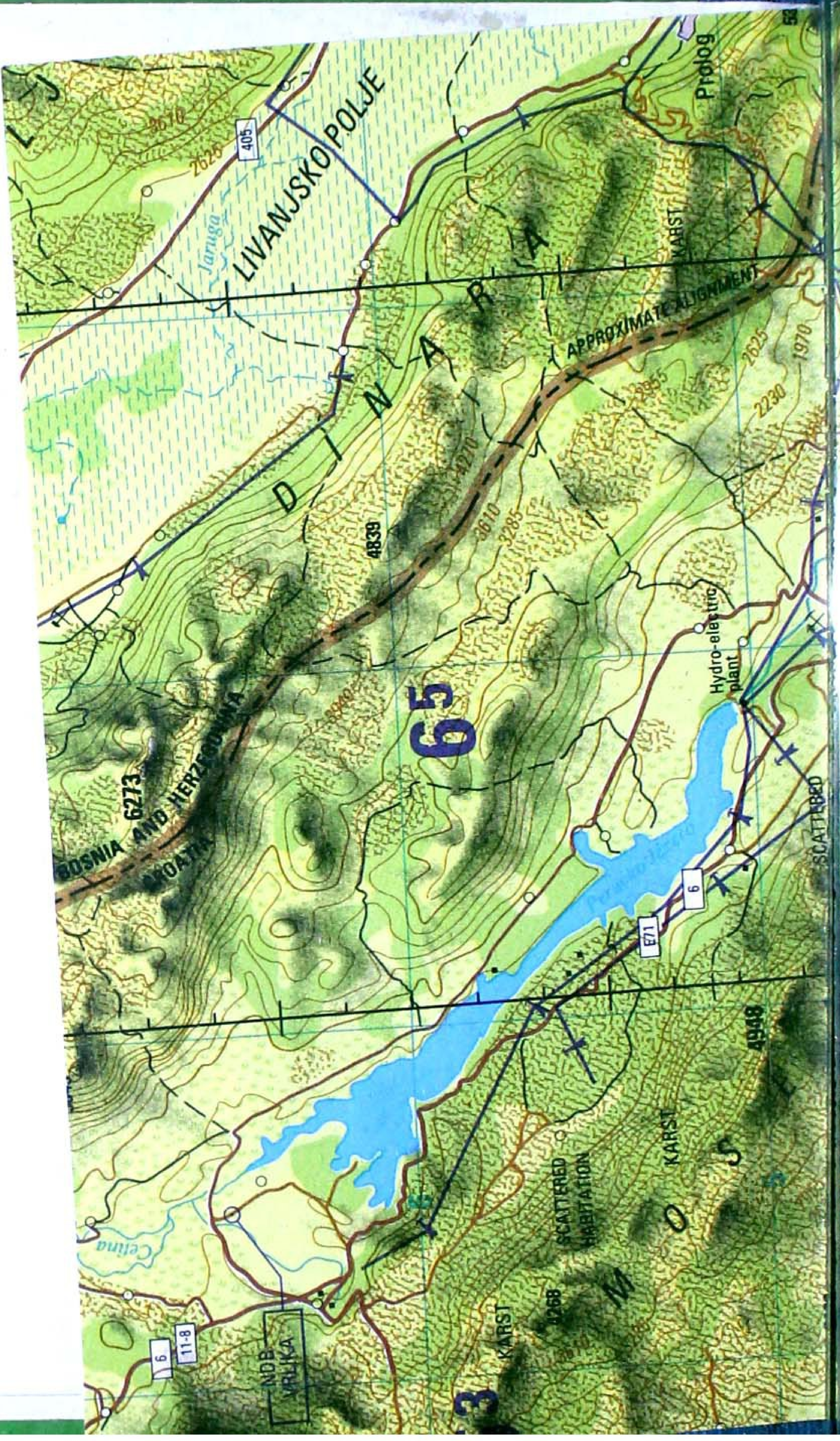
LIVANJSKO POLJE
Jaruga
405
D I N A R A
Prolog
KARST
APPROXIMATE ALIGNMENT
4839
6273
BOSNIA AND HERZEGOVINA
CROATIA
65
Hydro-electric plant
E71
6
SCATTERED
4948
KARST
SCATTERED HABITATION
4268
Cetina
11-8
NDB VRLIKA

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com